READING SECTION
Online Library For Pakistan
WWW.PAKSOCIETY.COM
انٹرنیشنل انتخاب
مرے همسفر
مرے ہم نشین مرے ہم سفر
مری زندگی تیرا نام ہے
مری زندگی میرے نام کر
تجھے منزلوں کی تلاش ہے
مری دھڑکنوں میں قیام کر
مرے ہم نشیں مرے ہم سفر
مری دھڑکنوں میں صدا رہو
میرے آئینوں میں سجے رہو
مرے ہم نشیں مرے ہم سفر
مرے دل میں اس چھپے درد کو
تو زباں دے کہ نکھار دے
مرا درد حد سے جو ہو سوا
کبھی اس سے آکے کلام کر
مرے ہم نشیں مرے ہم سفر
میری آنکھ وا ہے ترے لئے
مرے دل میں آ اسی راستے
کوئی خوب صورت ساخوابِ جاں
مرے رت جگوں کے تو نام کر
مرے ہم نشیں مرے ہم سفر
تو کہاں پہ ہے مری بات سن؟
انتخاب عزالہ جلیل راؤ
نازسلوش ذشے
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

انٹرنیشنل انتخاب مرے ہم سفر

☆☆☆☆

فیشن

تیری محبت تیرا فیشن
موسم بدلہ
فیشن بدلہ
میں نادان تھی تیرا فیشن
اپنانے کی خاطر
اپنی پونجی لگا دی۔
جب سب گنوا بیٹھی
تو فیشن بدل گیا

صائمہ قریشی
آکسفورڈ (یوکے)

انٹرنیشنل انتخاب

مرے ہمسفر

انتخاب غزالہ جلیل راؤ

نازسلوش فشے

کتاب کا نام : مرے ہم سفر

انتخاب : ناز سلوش ذشے، غزالہ جلیل راؤ

ترتیب : غزالہ جلیل راؤ

پروف ریڈنگ : ناز سلوش ذشے

ٹائٹل ڈیزائن : یاسر صابر

کمپوزنگ : محمد صدیق

ناشر : غزالہ جلیل راؤ (بارگاہِ غزل)

قانونی مشیر : ایڈووکیٹ سعدیہ ہما شیخ سرگودھا

پرنٹڈ بائے: کنز پرنٹرز (راؤ عمران انور)

سن اشاعت : مئی 2016

قیمت : -/400

خوبصورت کتاب چھپوانے کے لئے رابطہ کریں۔

باہتمام
غزالہ جلیل راؤ

بارگاہِ غزل پی او بکس 7، جی پی او۔ اوکاڑہ

Email: bargah-e-ghazal@gmail.com

انتساب

''میری بیٹی پرشیے تو یبہ کے نام جو میری کل کائنات ہے۔''

ناز سلوش ذشے۔

فہرست

پیش لفظ

یہ میرے لئے بہت اعزاز کی بات ہے کہ میں ''مرے ہمسفر'' کا پیش لفظ لکھ رہی ہوں۔اور میں اللہ تعالیٰ کی شکر گزار ہوں کہ اس نے ہمیں ایک بار پھر موقع دیا کہ ہم شاعری کی دنیا میں ایک اور منفر انتخاب آپکے لئے مرتب کر پائے۔

''مرے ہمسفر'' ہمارا تیسرا انٹرنیشنل ہے۔میں ہمیشہ ایک بات پر یقین رکھتی ہوں کہ ''چھوٹے چھوٹے قدم کامیابی سے ہمکنار کرتے ہیں۔اور یہ آج کی داستان نہیں ہے یہ تو برسوں قبل کا ذکر ہے کہ غزالہ جلیل راؤ نے میری بھی اچھی دوست، بہن اور مددگار ساتھی نے تن تنہا ''بارگاہِ غزل'' کے پلیٹ فارم سے انتخاب ''مجھے تم سے یہ کہنا ہے'' شائع کیا۔اس میں ملک کی نامورئی شاعررت کا کلام زینت بنا۔ دوسرا انتخاب۔بچھڑنے سے ذرا پہلے'' 2012 میں منظر عام پر آیا۔جس میں میل اور فی میل دونوں شامل تھے۔اور اب ان تھک محنت کے بعد ''بارگاہِ غزل'' سے یہ ہمارا تیسرا انتخاب ہے اور ہم ان سب ساتھیوں کے شکر گزار ہیں۔جو اس کاروان میں ہمارے ساتھ رہے۔جنہوں نے ہم پر اعتبار کیا۔جنہوں نے ہمیں محبت دی اور ہمیں یہ مان دیا کہ انٹرنیشنل انتخاب پیش کر سکے یہ ''بارگاہِ غزل'' کی بڑی کامیابی ہے۔

اور ساتھ ہی ہم آپ سب سے معذرت خواہ ہیں کہ جنہوں نے اتنا انتظار کیا۔ہم ساتھ ہی ایک شعری انتخاب اور افسانوں کے انتخاب کا آغاز کر چکے ہیں۔اور آپکے تعاون کے منتظر ہیں۔

کیونکہ آپکے ساتھ کے بغیر ہم کچھ نہیں کر سکتے اور یہ سارا کریڈٹ آپ لوگوں کو جاتا ہے۔ اس انتخاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ بہت سی مصنفات بحیثیت شاعرہ شامل ہیں۔

جلد ہی دو کتابیں اور منظر عام پر آئیں گی۔انشاء اللہ

نازسلوش ذشے

حمد باری تعالیٰ

وہ شمس نور کہ ہیں جس کی وسعتیں بے مثل
میں ایک بندہ خاکی سیاہ رات میں گم

وہ ذات احد کہ جن کی نوازشیں ہیں کئی
میں خاکدانِ جہاں کی گزارشات میں گم

وہ ہے مائل بہ کرم رحمتوں کی ڈھال کے
میں کہ درماندگئ شوق کی حاجات میں گم

وہ ایک بحر کہ جود وسخا کی حد ٹھہرا
میں کہ سراب اجل خیز کی بہتات میں گم

وہ لے کہ دستِ کرم منتظر نوازنے کو
میں کہ رزق گزرگاہ کی خاشاک میں گم

کبھی تو شکر بھی ہوا اس کی عنایات کا گل
کہ جو ملا نہیں میں اس کی شکایات میں گم

فاخرہ گل اٹلی

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں مدینے کا جو ادنیٰ سا ستارہ ہوتی
پھر تو ممکن تھا کہ میں خود کو گوارا ہوتی

ایک حسرت ہے میرے دل میں ازل سے آقاؑ
صورت زید تری آنکھ کا تارا ہوتی

میری آنکھوں کو جو روضے کا وہ روزن کرتا
میں سراپا تیرے روضے کا نظارہ ہوتی

دور کیوں اتنا در پاک سے رکھا ہے مجھے
کاش میں تجھ کو مدینے میں گوارا ہوتی

آپ کا مجھ کو میسر جو سہارا ہوتا
بے سہاروں کا زمانے میں سہارا ہوتی

عرش پر جو تھے پڑے پاؤں میں مل مل دھوتی
مسجد نبویؐ میں چلتا سا فوارا ہوتی

ایسا ہونے پہ مجھے ناز نہ ہوتا کیونکر
اُن کے ابرو کا اگر گل میں اشارہ ہوتی

شیریں گل رانا لاہور

رم جھم رم جھم

رم جھم رم جھم اپنے پیار کی پہلی بارش
لگتی ہے سارے سنسار کی پہلی بارش

میں ہوں اور میرے ساتھ تمھاری یاد کے جگنو
تم سے دور سمندر پار کی پہلی بارش

نین تمھارے یونہی بھیگے ہوں گے جیسے
کالے بادل برسن ہار یاد کی پہلی بارش

میں ہوں سوندھی خوشبو والی مٹی جاناں
تم ہی تو ہو بیچ بہار کی پہلی بارش

لگتا ہے اخلاق ہمارے گھر کا شاید!
رستہ بھول گئی اس بار کی پہلی بارش

اخلاق احمد میرپور آزاد کشمیر

☆☆☆☆☆

کہاں کی محبت؟ کہاں کی وفا؟ سب کی سب چھوڑ دی ہے
جو برسوں مچلتی رہی ہے دعا زیرِ لب چھوڑ دی ہے

کوئی مجھ تہی دست و داماں کے ہمراہ کیونکر چلے گا
جب اپنے ہی سائے نے ہمراہی چھوڑ دی ہے

تو مل تو لیا کر تیری بے وفائی گوارا کریں گے
خدا جانتا ہے کہ ہم نے وفا کی طلب چھوڑ دی ہے

وہی غیرت نارسائی ہمیں کھینچ لائی ہے واپس
جو تیری نگاہوں کی پیت تھے اکثر وہ اب چھوڑ دی ہے

وہ دل میں رہا اور اپنے ہی گھر سے تعلق نہ رکھا
یہی سوچ کر آج اشکوں نے حدادب چھوڑ دی ہے

اخلاق احمد میرپور آزاد کشمیر

☆☆☆☆☆

ہنسنے والے بھی آ کر رلائے گئے
اک تماشہ بنے اور گرائے گئے

اس جہاں میں کسی کا نشاں نہ رہا
اس لئے ہم بھی اک دن مٹائے گئے

کس طرح ضبط اس دل پہ مرار ہے
روبرو وہ چمن میں بٹھائے گئے

دوستوں میں رہیں گے نہ چپ اب اگر
غم ہمارے ہم ہی کو سنائے گئے

اس فسانے میں اب دم نہیں رہا اصغر
زندگی کے تھے وعدے وہ بھلائے گئے

اصغر حیات خان اسلام آباد

☆☆☆☆☆

مزاحیہ پروڈی

انجینئرنگ میں آنے والے، کچھ کچھ پاگل ہوتے ہیں

اپنی نیندیں گنوانے والے

معمولی سی Assignment میں بھی تھوڑا اٹو کا ضروری ہے

ساری Assignment بنانے والے تھوڑا اٹو کا ضروری ہے

بات سموسوں پہ طے ہوئی تھی، بریانی تک جا پہنچی ہے۔

دوستوں کو کیفے لے جانے والے

سی آر کا کام توٹی سی اور اپنے گریڈ بڑھانا ہے

سی آر کی باتوں میں آنے والے

4 جی پی اے لینے والوں کا بھی سچی میں کوئی حال نہیں

Tension میں خون سکھانے والے

منہ سجھ پڑولا ہوتا ہے اور دیکھیں تو ڈر لگتا ہے

اصغرات کو پیکج لگانے والے

اصغر حیات خان اسلام آباد

☆☆☆☆☆

مجھے غم ہے میرے ہمدم

مجھے غم ہے میرے ہمدم

میں تیری کچھ نہیں ہوں

نہ ہی تیری شام ہوں

نہ ہی تیری شب ہوں

نہ سویرا ہوں۔۔۔؟

مری پلکوں پہ ٹھہرا اشک

اور تیرے لبوں کی مسکراہٹ تو

مرے خوابوں کا منظر یہ

نہیں ہے کہ بکھر جاؤں

مچل جاؤں

مجھے غم ہے میرے ہمدم

میں تری کچھ نہیں ہوں

نہ تیری شام ہوں

نہ ہی تیری شب ہوں

مجھے غم ہے میرے ہمدم

کس بے کار سے لمحے کا تنہا میں

سراپا بھی نہیں ہوں

نہ تیری آنکھ سے

چھلکا ہوا آنسو

میں باتوں میں لگی ہوں عام سا

فقرہ؟

نہ تڑپتی ہوں نہ تڑپایا کبھی

میں نے کسی کو بھی

مجھے غم ہے میرے ہمدم

نہ تیری شام ہوں

نہ ہی تیری شب ہوں

بشریٰ شاہ دینا جہلم

☆☆☆☆

ہاتھ میں کس کے میں قسمت کا ستارہ ڈھونڈوں

کیا فلک پار چھپا چاند کا دھارا ڈھونڈوں

میں جو ڈھونڈوں تو زمیں پاؤں کے نیچے نہ رہے

اور کبھی تھک کے تیرے ہجر کا سایہ ڈھونڈوں

خاک کر دیتا ہے اس زیست کا ہر اک لمحہ سب

دل کے دریا میں کوئی عکس شناسا ڈھونڈوں

اس کے ملنے کی نہیں کوئی بھی امید مجھے

اپنے الفاظ کے عنوان کا پارہ ڈھونڈوں

مشورے ترکِ تعلق کے بھی دیتے ہیں مجھے

زندگی اور بتا کیا میں سہارا ڈھونڈوں

بشریٰ شاہ دینا جہلم

☆☆☆☆☆

کتنا مشکل ہے نکلنا یہ تیرے حصار سے عشق

میرے دامن پہ لگے داغ کے بے جا ذرے

کشمکش کی سی طبیعت میں محبوس لباس

میرا دکھ ہے کہ کسی سمت نہیں چین اس کو

کسی کروٹ پہ نہیں کوئی احساس ایسا

جس سے آنگن کے دریچوں کو شناسائی ہو

جس سے ڈھل جائیں، چمک جائیں میرے تقدیر کے پل

کتنا بے سدھ سا سدا کئے رکھا ہے

میرا بے باک پناہ ختم سا کر رکھا ہے۔

کتنے دل دوز سے لمحات میسر ہیں مجھے

میرے جینے کا یہ سامان سا کر رکھا ہے

نہ کوئی چاہ ہے باقی نہ کوئی سکت نہ کوئی ضد

تھک چکی ہے یہ میری جان میری زیست بصد

کتنا مشکل ہے یہ لکھنا بھی حصار سے عشق

بشریٰ شاہ دینا جہلم

☆☆☆☆☆

ہمیشہ بھول جاتی ہوں

کبھی ہر پل یوں لگتا ہے

کہ تم کو ہار پاؤں گی

کبھی شامیں نہیں ڈھلتیں

کبھی صبحیں نہیں ہوتیں

کبھی سورج کی روشنی سے

جسم کا ذرہ دہکتا ہے

کبھی وہ دور جانے والا

فلک کے پار کا دھارا

فقط تنہا مسافر

یاد آتا ہے

کبھی رنگین پریوں کا

پہاڑی رقص

محبت کے سروں کو آزماتا ہے

مجھے ہر رات لگتا ہے

کہ صبح جیت جاؤں گی

مگر یہ خام خیالی

نگر اندھیرا ہے اتنا
کہ سائے بھی پناہ مانگیں
میری قسمت کی ماری
زندگی سے بھلا کیا شکوہ
مگر مین بے دھیانی کے
قفس میں جا بجا لپٹے
مہک آمیز لمحوں کی
ہمیشہ آس رکھتی ہوں
اور تم کو ہار جاؤں گی
ہمیشہ بھول جاتی ہوں

بشریٰ شاہ دینا جہلم

☆☆☆☆☆

چراغوں سے ضیاء لے کر
چلا ہوں میں ہوا لے کر
مجھے پھر سے پکاری گئی
مراد وہ آسرا لے کر
قلم کے ساتھ روشن ہیں
مصور کی دعا لے کر
میری بستی میں ایک بڑھیا
بھٹکتی ہے عصا لے کر
مجھے وہ دیوتا مانے
میرے دل سے خدا لے کر
تو سولی چڑھ گیا کوکب
عبادت میں خطا لے کر

حافظ بہرام کوکب اٹک

☆☆☆☆☆

تھا وہ کتنا حسین منظر
جب نین دیوانے لگتے تھے

خوب چین سے سویا کرتے تھے ہم
جب خواب سہانے لگتے تھے

ادب سے اٹھا لینا وہ ہر ناز
جب اشک گرانے لگتے تھے
کوئی تو پوچھے آ کر دل سے
جب انداز سہانے لگتے تھے

آج تک آتی ہے وہ خوشبو کوکب
جب پھول زمانے لگتے تھے

حافظ بہرام کوکب اٹک

☆☆☆☆☆

قیامت کے فتنے کو کم دیکھتے ہیں
ہم اس کی نظر میں وہ دم دیکھتے ہیں

ڈبوتے نہیں خیالوں میں ہم
تیری داستان کو ہم ہی دیکھتے ہیں

زمانہ تو سوتا ہے سکھ چین سے
ہم تجھ کو شب بھر صنم دیکھتے ہیں

کہ ہوتا ہے بے تاب دل پھر گفتگو کو
تو ہاتھوں میں ہم بھی قلم دیکھتے ہیں

ہمیں تو برملا یہ کہنا ہے کوکب
تیرے واسطے خود کو کم دیکھتے ہیں

حافظ بہرام کوکب اٹک

☆☆☆☆☆

اس کو میری نظروں سے ہٹاؤ لوگو
یہ چہرہ مجھ کو نہ دکھاؤ لوگو

ہمت نہیں کچھ اور سننے کی
مت حال دل بے وفا کا سناؤ لوگو

وفا نہیں اس میں نا ہے وفا کے قابل
مت جھوٹ کی قسمیں اٹھاؤ لوگو

عمر بھر نہ ملنے کی اس نے کھالی قسم
تم مجھ کو اور نہ ستاؤ لوگو

اس نے پلا کے جام کر دیا موت کے قریب
نہ مجھ اور زہر پلاؤ لوگو

کہیں وہ کوکب کے کفن کو آ کے نہ لگا دے آگ
اس لئے مجھے جلدی سے دفناؤ لوگو

حافظ بہرام کوکب

☆☆☆☆☆

یہ تجھ سے کس نے کہا تھا کہ بے قرار نہ تھا
سوائے تیرے کسی کا بھی انتظار نہ تھا

بس ایک مجھ پہ ہی الزام ہے محبت کا
میرے سوا تو کوئی بھی قصوروار نہ تھا

اسی لئے تو تیرا شہر چھوڑ آئی میں
میں جانتی ہوں میرا کوئی غمگسار نہ تھا

اسے خبر ہی نہیں تھی میری محبت کی
میں بے قرار تھی جیسے وہ بے قرار نہ تھا

اڑا رہی ہے درخشاں ہوا وفا کے پھول
مرے چمن میں ہی بس موسم بہار نہ تھا

درخشاں ضیاء کراچی:

☆☆☆☆☆

ہر وقت ہی ستاتا ہے دل کو ترا خیال!
کیسے کروں میں تجھ سے بتا رابطہ بحال!

پل بھر میں ٹوٹ کر میں بکھر سی گئی جناب!
اپنے کئے پہ آپ ہی ہوتا ہے کیوں ملال!

میں بار بار سوچتی ہوں ایک ہی تو بات!
کیوں ذہن میں اُبھرتے ہیں تیرے ہی خدوخال!

آنسو کو اپنے چہرے سے رکھا ہمیشہ دور
حاصل مجھے رہا ہے محبت میں یہ کمال!

بجھ جائے نہ درخشاں تیرے پیار کا چراغ
اُس کی طرف گلاب کا آ کر پھول ہی اُچھال!

درخشاں ضیاء: کراچی

☆☆☆☆☆

محبت میں شاید کمی تھی ہماری
اسی واسطے وہ خفا ہو گئے ہیں

سبھی غم ہمیں ہی عطا ہو گئے ہیں
وہ روٹھے تو دن بھی سزا ہو گئے ہیں

کئے تھے ادا اس نے میرے لئے جو
وہی لفظ میری دعا ہو گئے ہیں

تجھے پا لیا تو میں سمجھوں گی دلبر
سبھی قرض دل کے ادا ہو گئے ہیں

درخشاں مرے دل کی جو شاعری تھے
وہ لمحے میں دیکھو خدا ہو گئے ہیں

درخشاں ضیاء: کراچی

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

پاک سوسائٹی خاص کیوں ہیں:-

ہائی کوالٹی پی ڈی ایف
ایک کلک سے ڈاؤنلوڈ
کتاب کی مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ

ایڈ فری لنکس
ڈاؤنلوڈ اور آن لائن ریڈنگ ایک پیج پر
ناولز اور عمران سیریز کی مُکمل رینج

Click on http://paksociety.com to Visit Us

پاک سوسائٹی کو فیس بُک پر جوائن کریں http://fb.com/paksociety

پاک سوسائٹی کو ٹوئٹر پر جوائن کریں http://twitter.com/paksociety1

پاک سوسائٹی کو گُوگل پلس پر جوائن کریں https://plus.google.com/112999726194960503629

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہمارا ویب ایڈریس براوزر میں لکھیں یا گُوگل میں پاک سوسائٹی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائیٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

اِس خوبصورت ویب سائٹ کو چلانے کے لئے ہر ماہ کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، اگر آپ مالی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فیس بک پر رابطہ کریں۔۔۔

ہمیں فیس بک پر لائک کریں اور ہر کتاب اپنی وال پر دیکھنے کے لئے امیج پر دی گئی ہدایات پر عمل کریں:-

☆☆☆☆☆

آنکھ میں جو سوال رکھتے ہیں
یادیں بھی وہ اجال رکھتے ہیں

اے میرے دل تمہاری خواہش کا
لمحہ لمحہ خیال رکھتے ہیں

موسم ہجر تیری یادوں کے
خشک پتے سنبھال رکھتے ہیں

یاد رکھتے ہیں بھول جاتے ہیں
دو گھڑی ہی ملال رکھتے ہیں

اے مری جان تیرے گلشن کی
ہم بہت دیکھ بھال رکھتے ہیں

درخشاں ضیاء: کراچی

☆☆☆☆☆

بہانے بھی بناتا ہے ستانے کے
وہی لمحات میرے دل جلانے کے
خفا کر کے ستم گر بھول جاتا ہے
ہنر میں جانتی ہوں سب منانے کے

سر محفل خدشہ یہی تو ہے
تلاشے ہے بہانے مسکرانے کے

کبھی خوشیوں کی تمازت کبھی غموں کی دھوپ
تمام باب جدا ہی لگے زیست کے افسانے کے

ہوا محسوس بدحالی کے بڑھتے ہی
بدلنے لگ گئے تیور زمانے کے

درخشاں ضیاء کراچی

☆☆☆☆☆

رات کے پہر سوچتے سوچتے سو گیا ہوں میں
کیا تھا اور پیار میں تمہارے کیا ہو گیا ہوں میں

اترا تھا محبت کے سمندر میں وفا کے موتی ڈھونڈنے
لیکن بے وفائی کے طوفان کی نظر ہو گیا ہوں میں

سکون تو تمہیں بھی نہ ہو گا ٹھکرا کر مجھے
دل میں تمہارے پیار کا بیج بو گیا ہوں میں

چاند میں دیکھتا رہتا ہوں شب بھر عکس تمہارا
اُگیں جو سورج کی کرنیں تو غم سے رو گیا ہوں

ہوا کرتے تھے جہاں کبھی میرے ذوق کے چرچے
اب ان محفلوں میں دیوانہ بشر ہو گیا ہوں میں

دیتا تھا کبھی ہر ایک کو چاہتوں کے ثمر
سایہ بھی نہ دے کسی کو ایسا شجر ہو گیا ہوں میں

درخشاں ضیا، کراچی

☆☆☆☆☆

غزل

یاد پھر آئی تیری، موسم سلونا ہو گیا
شغل تھا آنکھوں کا، بس دامن بھگونا ہو گیا
اب کسی سے کیا کہیں، ہم کس لیئے برباد ہیں
اب کسی کی کیوں سنیں، جو کچھ تھا ہونا ہو گیا
گیت بابل کے سنانے، تیری سکھیاں آ گئیں
میں تیرے بچپن کا اک ٹوٹا کھلونا ہو گیا
میری پلکوں پر میرے خوابوں کے ریزے رہ گئے
نیند گھائل ہو گئی، آنکھوں میں سونا ہو گیا
پھر کسی کی یاد کیوں آتی ہے یارب خیر ہو
میں تو آنسو پونچھ کے خوش تھا کہ رونا ہو گیا
میں کہ مشتِ خاک تھا، اس کی نگاہوں کی شہزاد
روشنی ایسی پڑی، مٹی سے سونا ہو گیا

دستگیر شہزاد: ٹوبہ ٹیک سنگھ

☆☆☆☆☆

کچے آنگن کی خوشبو

کچے آنگن کی خوشبو ستاتی ہے مجھے
وہ پیپل کی چھاؤں یاد آتی ہے مجھے

وہ ننھی ننھی سہیلیاں جو میرے ساتھ تھیں
وہ ریشم کی گڑیا یاد آتی ہے مجھے

وہ باغ میں تتلیاں وہ شور شرابا
وہ ہر پھول کی بھینی بھینی خوشبو یاد آتی ہے مجھے

وہ دسمبر کی سرد رات اور دن کی چمکتی دھوپ
ہاں وہ چاندنی رات یاد آتی ہے مجھے

وہ دلکش نظارے وہ موسم سہانے
وہ لہلہاتی بہار یاد آتی ہے مجھے

وہ ساون کی جھڑی کبھی ٹھنڈے پسینے
وہ برسات کی رم جھم یاد آتی ہے مجھے

وہ گاؤں کی رونق وہ چہل پہل ساری
وہ ہنستی بستی دنیا یاد آتی ہے مجھے

میری ماں کی میٹھی میٹھی دعائیں اور اُٹھے ہاتھ
ہاں چک کے پیچھے دعا گو منتظر نگاہ یاد آتی ہے مجھے

ڈاکٹر نازیہ نیاز (میرپور) آزاد کشمیر

☆☆☆☆☆

تم بھی کوئی عاشق ہو؟

تم تو گھبرا گئے ہو تھوڑی سی مسافت سے

مجنوں نے تو صحراؤں کی ریت چھانی ہے

تم کیسے عاشق ہو اک آنسو بہانے سے ڈرتے ہو

مہینوال نے تو جسم کی بوٹی بوٹی نکالی ہے

تم تو چاہتے ہو میں بیٹھے بیٹھائے تمہاری ہوں

فرہاد نے تو دودھ کی نہر نکالی ---- ہے

کبھی اپنوں کی کبھی غیروں کی آڑ لیتے ہو

رانجھے نے تو اپنی ہستی تک گنوا ڈالی ہے

ہنسی آتی ہے تم پہ تم بھی کوئی عاشق ہو

فقط اِک ڈانٹ پہ تم نے نیت ہی بدل ڈالی ہے

سبھی وعدے سبھی قسمیں سبھی کچھ بھول بیٹھے ہو

کہتے ہو میں کب دیوانہ، یہ لڑکی ہی دیوانی ہے

ڈاکٹر نازیہ نیاز (میرپور) آزاد کشمیر

☆☆☆☆☆

تجھ سے بچھڑنا نہیں آتا

مجھے نہ کہنا پلٹ آؤ

مجھے نہ کہنا کہ رُک جاؤ

کیونکہ!

مجھے ٹوٹنا آتا ہے

جھکنا نہیں آتا

چل پڑوں تو پھر

رُکنا نہیں آتا

ڈوب جاؤں گی تو پھر کیا

ساحل ہو یا بھنور

مجھ کو ہاتھ پھیلانا نہیں آتا

تم تو روٹھتے ہو، مان بھی جاتے ہو مگر

اِک میں ہوں کہ روٹھ کر ماننا نہیں آتا

تم تو روتے ہو، ہنس بھی پڑتے ہو مگر

میں ہوں کہ مجھے رو کر ہنسنا نہیں آتا

تم ہو کہ کبھی کھیلے، کبھی پھینک دیا

میں ہوں کے مجھے چھوڑ کر اپنانا نہیں آتا

مگر اِن باتوں سے اہم اِک بات نازؔ

لاکھ چاہوں تجھے چھوڑ دوں مگر

سچ تو یہ ہے کہ مجھے تجھ سے بچھڑنا نہیں آتا

ڈاکٹر نازیہ نیاز (میرپور) آزاد کشمیر

☆☆☆☆☆

غزل

میں نے موسم کو پل بھر میں بدلتے دیکھا

دستِ دوست، خنجرِ دشمن بنتے دیکھا

دعوئ دارِ محبت بڑے بڑے محافظ آبرو

سب راہبروں کو راہ زن بنتے دیکھا

بڑی میٹھی میٹھی سزا دیتے ہیں لوگ

کاٹ کر ہاتھ پھر دستِ دوستی بڑھاتے دیکھا

زہر پیالہ جامِ مے کی صورت دے کر

میں نے قاتل کو جنازے کو کندھا لگاتے دیکھا

شبنم تو روتی ہے اور سدا ایسا ہی ہوا ہے

میں نے غمِ جہاں پہ پتھر کو بھی آنسو بہاتے دیکھا

سب کچھ ممکن ہے سب بچھڑ کے مل جاتے ہیں کیونکہ

میں نے زمیں آسماں کو اُفق پہ فاصلے مٹاتے دیکھا

قوسِ قزح کے سبھی رنگوں کی طرح نازؔ

میں نے زندگی کے ہر رنگ کو بڑے قریب سے دیکھا

ڈاکٹر نازیہ نیاز میرپور آزاد کشمیر

☆☆☆☆☆

میرا ویران کمرہ ہے

میرے ویران کمرے کو
کہے ویران کیوں کوئی
ذرا تم غور سے سن لو
میرا دیوان کہتا ہے
درودیوار کو جب میرے تم ویران کہتے ہو
تو پھر
دیواریں میری چیخ اٹھتی ہیں
کتابیں بول پڑتی ہیں
ذرا تم غور سے سن لو
ہوائیں ناچ کر کمرے کو یوں
آباد کرتی ہیں
کہ جیسے چاندنی
شاداب کرتی ہے گلستاں کو
ذرا تم غور سے سن لو
میں تنہا رہ نہیں سکتی
میرے الفاظ مرے ساتھ ہوتے ہیں
کبھی ہنستے رلاتے ہیں
ذرا تم غور سے سن لو۔۔۔!!!!!

رخسانہ رشید کشمیری سعودی عرب (جدہ)

☆☆☆☆☆

غزل

جو دلوں میں مکاں نہیں رکھتا
کوئی نام ونشاں نہیں رکھتا

بات اپنی ہے۔ تیسرا کوئی
حیثیت درمیاں نہیں رکھتا

آتا رہتا ہے اک نہ اک مہمان
وہ تو خالی مکاں نہیں رکھتا

وہ تو نادان ہے جو غصے میں
بند اپنی زباں نہیں رکھتا

وہ تو زندہ نہیں ہے جو دل میں
پیار کا کارواں نہیں رکھتا

رکھتا ہے کوئی کوئی۔ ہر کوئی
حسنِ لفظ و بیاں نہیں رکھتا
وہ جو زحمت بنے اسے زیبی
کوئی بھی مہمان نہیں رکھتا

زیب النساء زیبی کراچی

☆☆☆☆☆

مجھے جینے کی آس تھی

مجھے جینے کی آس تھی

مجھے زندگی کی پیاس تھی

مجھے مارا گیا ذرا ذرا

جیسے میں کوئی لاش تھی

کبھی اس طرف کبھی اس طرف

مجھے زندگی کی تلاش تھی

دل کچل دیا میرے اپنوں نے

کبھی لہجے میں جن کے مٹھاس تھی

دل مضطرب ہے کچھ اس طرح

میں کبھی نہ ہوتی اداس تھی

ہوئی زخم زخم یہ زندگی

جو کبھی ہوتی میری اساس تھی

میں قطرہ قطرہ جی نہ سکی

سیدہ مدینہ صادقہ جیلانی:

نورائی شریف (سندھ)

☆☆☆☆☆

مسافت

ایک لمبی مسافت ہے اور صدیوں کا مسافر

کتنا دور ہو گیا آج میر شہر

وہ جہاں گزرا حسین بچپن میرا

وہ طاق پہ سجی گڑیا اور گڑیا کا گھر

وہ گلیاں کوچے گاؤں جہاں

بہتی تھی ٹھنڈے پانی کی نہر

وہ ٹیلے ریت کے ذروں کے

وہ سوندھی مہک خوشبو سا گھر

یاد آتی مجھ کو آج بھی ہے

وہ پیار بھری شفقت کی نظر

سیدہ مدینہ صادقہ جیلانی:

نورائی شریف (سندھ)

☆☆☆☆☆

گھرے بادل سڑک کنارے؟
ہلکی ہلکی؟
بوندا باندی۔
سوکھے پتوں کا اڑنا
اور بکھرنا
ٹھنڈی ہوا کا چھو کے گزرنا؟
اچھا لگتا ہے
چودھویں رات کے چاند ستارے
میز پہ بکھری میری کتابیں
چائے کا آدھا کپ؟
اور منٹو کا افسانہ
آپی عمیرہ کا ناول؟
گھڑی کی ٹک ٹک
بال پوائنٹ
شام کا منظر
اچھا لگتا ہے

سدرہ کلثوم: لکی مروت

☆☆☆☆☆

"بکھرنے سے مجھے روکو"

بکھرنے سے مجھے روکو
میں گڑیا
کانچ کی ہوں
اور
مرا ہر خواب
ادھورا ہے
کہ
میرا عکس
خوابوں میں
کہیں پر قید ہے
شاید
فیصل غم
مرے چاروں طرف
پھیلی ہوئی ہے
مرے ارمان
سب ٹوٹے ہوئے ہیں

تم

مجھے پہچان دو

مجھ کو

کوئی تو نام دو

کہ میں

ہوں گڑیا

کانچ کی صاحب

خدارا۔۔۔۔!!!!

تم

بکھرنے سے مجھے روکو

سدرہ کلثوم: لکی مروت

☆☆☆☆☆

دسمبر

کیا دسمبر

کھو گیا ہے

وہ دسمبر

جس کی راتیں

جس کی باتیں

شام کے یخ بستہ لمحے

سالِ نو کی ابتداء اور

دل میں یادوں کے سمندر

کیا عداوت نفرتیں سب بھول جائیں

وہ دسمبر؟

دھند میں لپٹے حسین

منظر، لبوں پر، مسکراہٹ

لا کے دو گے تم مجھے پھر

وہ دسمبر ڈھونڈنے جائیں کہاں پر

وہ دسمبر

کھو گیا شاید کہیں پر

وہ دسمبر

سدرہ کلثوم لکی مروت:

☆☆☆☆☆

اس بار بھی خزاں میں پتے بکھر گئے ہیں
انجامِ گلستان سے ہم لوگ ڈر گئے ہیں

وہ جو کہہ رہے تھے ہم سے، کہ وہ بے وفا نہیں ہیں
وہ خود اپنی بات سے ہی آخر مکر گئے ہیں

سوچوں میں رنگ یوں ہیں کہ دھنک سجی ہو جیسے
ہم لوگ تو ہمیشہ غم سے سنور گئے ہیں!

اپنی خبر نہیں ہے، ہم کو تو کیا ہوا ہے
کتنے ہی لوگ جگ سے یوں بے خبر ہو گئے ہیں

دنیا میں نام اُن کا سدا معتبر رہا ہے
وہ جو لوگ زندگی میں کچھ کام کر گئے ہیں

جن دوستوں کی رہ میں پلکیں بچھائیں ہم نے
وہ دوست ہم پہ اکثر الزام دھر گئے ہیں

دل میں ہے کوئی جذبہ، نہ ہما چاہتیں ہیں
دریا چڑھے ہوئے تھے آخر اتر گئے ہیں

سعدیہ ہما شیخ ایڈووکیٹ۔سرگودھا

☆☆☆☆☆

DIPLOMAT

چاہت میں

قربت کی خاطر

وہ کرتا ہے

اکثر مجھ سے میٹھی باتیں

چُرا کر

وصل لمحوں کی رعنائی

وہ پھیر لیتا ہے نگاہیں

اور دے جاتا ہے

لمبی ہجر کی ساعتیں!

سعدیہ ہما شیخ ایڈووکیٹ سرگودھا

☆☆☆☆☆

اگرچہ قد مرا ناٹا نہیں ہے

کوئی دن چین سے کاٹا نہیں ہے

وہ پھر بازار میں بیچے گی عزت

پھر اُس کے گھر میں آج آٹا نہیں ہے

منافق اس لئے وہ ہو گئے ہیں

کہ اس بیوپار میں گھاٹا نہیں ہے

نہ جانے کیا ہوا، دل کے نگر میں

بہت ہے شور، سناٹا نہیں ہے

ترے چہرے پہ لالی اس لئے ہے

ابھی غم نے لہو چاٹا نہیں ہے

غریبوں کے بھی کیا دن رات ہوں گے

کبھی سالن، کبھی آٹا نہیں ہے

ہما، رہتے ہیں مجھ جیسے یہاں پر
کوئی برلا، کوئی باٹا نہیں ہے

تاروں کی ردائیں بیچتے ہیں
یاروں کی وفائیں بیچتے ہیں

انجام ہے جن کا تاریکی
وہ ایسی ضیائیں بیچتے ہیں

یہ حسنِ چمن کے رکھوالے
پھولوں کی ادائیں بیچتے ہیں

کچھ لمحوں کی تسکیں کے لئے
رنگین فضائیں بیچتے ہیں

کرتے ہیں تقدس کے سودے
پرنور قبائیں بیچتے ہیں

کچھ لوگ تو غربت کے ہاتھوں
بہنیں اور مائیں بیچتے ہیں

میں سوچتی ہوں کیسے یہ ہما
زلفوں کی گھٹائیں بیچتے ہیں

سعدیہ ہما شیخ ایڈووکیٹ سرگودھا

☆☆☆☆☆

سامنے اُس کے نہیں آنا، خفا رہنا ہے
میں نے اس بار بھی کمرے میں چھپا رہنا ہے

اب لگانا نہیں جُوڑے میں کوئی پھول کبھی
اب مرے بالوں کو ہر وقت کُھلا رہنا ہے

تیرے احساس پہ چھا جاؤں گی خوشبو کی طرح
پھول بن کر تیرے کالر پر سجا رہنا ہے

جب بہار آئے گی تب تیرے سواگت کے لئے
میری آنکھوں کو تری رَہ میں بچھا رہنا ہے

تُو مرا خواب ہے اور خواب کی تعبیر بھی ہے
بن کے تقدیر ترے ساتھ جُڑا رہنا ہے

آؤ مل جائیں کہ ہم دونوں ہی انسان ٹھہرے
تُو فلک ہے نہ میں دھرتی، کہ جدا رہنا ہے

جب بھی ملتا ہے نیا درد جگا دیتا ہے
مجھ کو اُس شخص سے اب دور ہمارہنا ہے

سعدیہ ہما شیخ ایڈووکیٹ سرگودھا

☆☆☆☆☆

فاختائیں

پہلے امن کی

پیامبر تھیں فاختائیں

مگر اب

بے امنی کے اس دُور میں

امن وسکوں کے لئے

ترستی ہیں

میرے دیس کی فاختائیں

سعدیہ ہما شیخ ایڈووکیٹ سرگودھا

☆☆☆☆☆

زندگی پُرعتاب رہنے دو

رتجگوں کا عذاب رہنے دو

ذکر چھیڑو وصال کا اب تو

ہجر کا اضطراب رہنے دو

اتنا کافی ہے تم ہمارے ہو

دوسروں کو جناب رہنے دو

کوئی تعبیر ہو نہ ہو اِن کی

میری آنکھوں میں خواب رہنے دو

تم سے سیلاب رُک نہیں سکتے

بستیاں زیرِ آب رہنے دو

تم خزاں کا پیام لائے ہو

پھر بھی اک دو گلاب رہنے دو

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

اب نہ الٹو ہما ورق کوئی

بند غم کی کتاب رہنے دو

سعدیہ ہما شیخ ایڈووکیٹ لاہور

☆☆☆☆☆
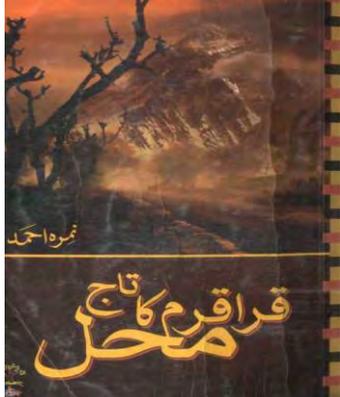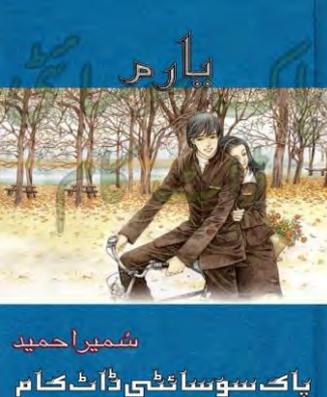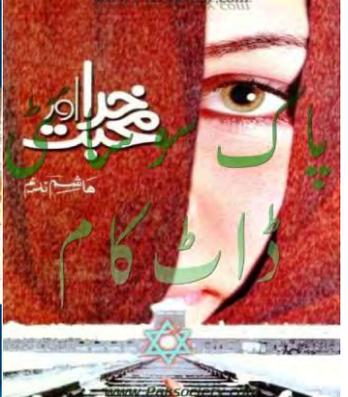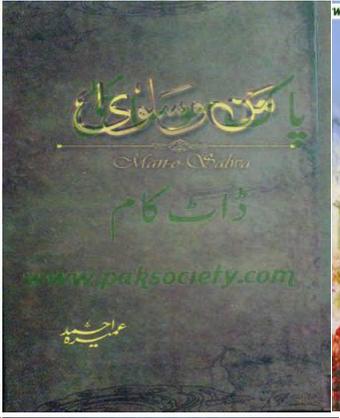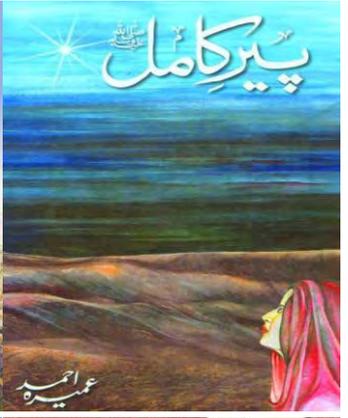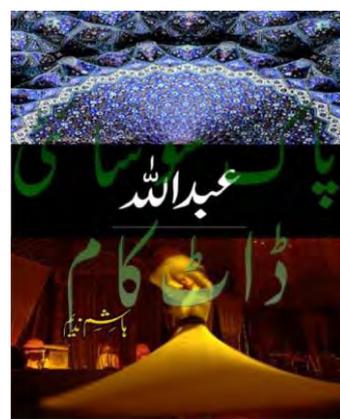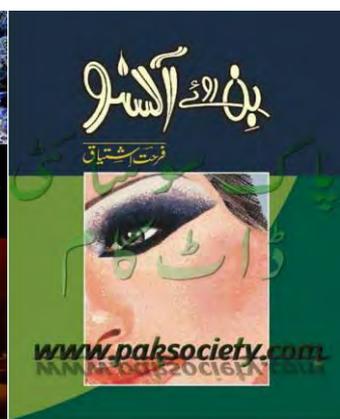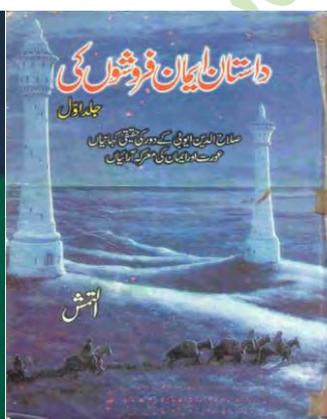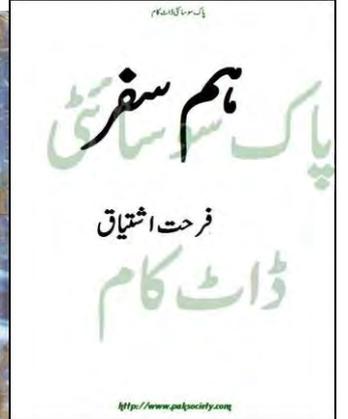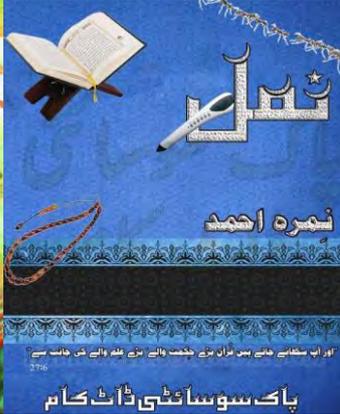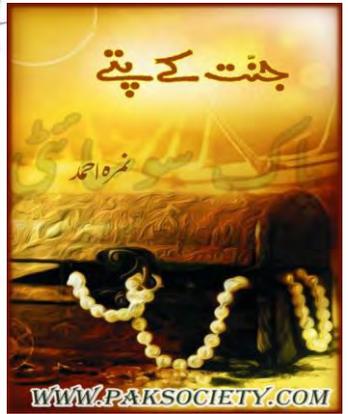
ضرب عضب کے سپاہیوں کے لئے

صبح سویری جب میں

اپنے بچوں کو!

کھانا دیتی ہوں تو مجھ کو

وہ بچے بھی یاد آتے ہیں

اپنے گھر سے

ماؤں۔۔۔۔

بہنوں، بیوی

بیٹے، بیٹیوں سے؟

دور بہت ہیں

دور پہاڑوں

کے دامن میں

دشمن کے مقابل ڈٹے کھڑے ہیں

میری دعا ہے مالک ان کو۔۔۔

ہمیشہ سلامت رکھنا

حوصلے ان کے

کوہساروں سے اونچے رکھنا

میرے دیس کے ان بیٹوں

کو دنیا کی ہر نعمت دینا

جو اس جنگ میں شہید

ہوئے ہیں

ان کا مسکن جنت کرنا میرے مولا

میرے مالک

اس سے آگے

سوچ ہے میری

میری قوم کے بیٹو میرے سپاہیو

میرے جیالو! اس جنگ میں

تم تنہا نہیں ہو!

میں بھی جان ہتھیلی پہ رکھے

ساتھ تمہارے

ساری قوم ہماری

جانتے ہیں

ہم مانتے ہیں

وطن کے یہ بیٹے

سلامت ہیں

تو دیس اپنا

سلامت ہے

سو ہمیشہ یاد رکھنا

تم۔۔۔۔۔!!!!!

تمہارے ساتھ

ماؤں کی دعائیں ہیں

شازیہ ستار نایاب لاہور

☆☆☆☆☆

کالج گرل

جب وہ کالج گرل ہوا کرتی تھی
کتنی شوخ و حسین ہوا کرتی تھی
چاند کی سی صورت اور
پھولوں کی طرح ہنسی
کے جیسی رنگت
ہونٹوں پہ ہنسی
دل ہی نہیں
اس روح پر بھی
کوئی بوجھ نہ تھا؟ گہری نیندیں
جاگتی آنکھوں سے وہ خواب
جیون ایک گلاب
ہونٹوں پہ سجائے
گیت؟ خواہش
دل کے کتنے خواب
بنا کرتی تھی؟
وقت کا پہیہ آگے سرکا
کالج چھوٹا؟

اس کو جیون کے
مسلوں نے آ کے گھر لیا؟
اب پیار بھرے
اس دل میں
الجھن کا ڈیرہ ہے
پہلے دل کے سارے
ارمان گئے؟
ہونٹوں کی
مسکان گئی
آنکھیں یوں ویران
ہوئیں چین گیا اور نیند
گئی؟
پھول سا جیون خار بنا؟
درد گلے کا ہار بنا
اب وہ؟
پُرنم آنکھوں سے
اکثر سوچا کرتی ہے
جب وہ کالج گرل ہوا کرتی تھی
کتنی شوخ حسین ہوا کرتی تھی

شازیہ ستار نایاب لاہور

☆☆☆☆☆

میں اور میرا نوااسٹیلجیا

اف۔۔۔۔

نرم گرم سے دن ہیں

ٹھنڈی ٹھنڈی شامیں

اور بہت ہی لمبی راتیں

ہاتھ میں تازہ کنو

دھوپ میں بیٹھی

بچوں کی باتیں

پر ہنستی رہتی ہوں

مگر یہ میرا نواسٹلجیا

اف یہ دل

گئے وقتوں میں کھویا ہے

موسم ہجراں شاخوں سے

پتوں کی بارش میٹھی میٹھی

دھوپ؟

اسکول کے اور کالج کے قصے!

سکھیوں کی یادیں

استادوں کی باتیں

کالج کینٹین سموسے؟

اور گھر پر امی کی ڈانٹ

اور ابو کا پیار؟

یاد بہت ہی آتے ہیں

آنکھوں میں آنسو

آ جاتے ہیں

تنہائی میں اکثر میں

سوچتی رہتی ہوں

شکر خدا کا کرتی ہوں

آج بہت ہی خوب

ہماری شامیں ہیں

بارِ الٰہی کی ہر نعمت ہے

میری جھولی میں

شازیہ ستار نایاب لاہور:

☆☆☆☆☆

خوف

کاندھے پہ بستہ

ہاتھ میں لنچ کا بکس

تھامے

آنکھوں میں اک خوف لئے

میرے سامنے آ کے کھڑا تھا؟

میں نے اس پر آیت الکرسی پڑھ کر پھونکی

سرخ گلابی ہونٹوں سے اس نے

ہولے سے پوچھا

مما پھر سے دھماکہ تو نہ ہو جائے گا

اسکول پہ میرے؟

پھر سے وہ حملہ تو نہ

کر دیں گے؟

ننھے ہونٹوں سے جب میں نے

یہ الفاظ سنے تو مجھ پر سکتہ سا طاری ہو گیا جیسے

نہیں میری جاں

دل ہی دل میں

اُس نے زیادہ خود کو تسلی

دی تھی میں نے؟

☆☆☆☆☆

دُعا

الٰہی مجھے ایک سورج بنا دے

جو سورج نہیں اک دیا ہی بنا دے

اندھیرے کو جو دور کر دے ذرا سا

الٰہی مجھے ایک چندا بنا دے

جو چندا نہیں ایک تارا بنا دے

کہ منزل کی جانب اشارہ جو کر دے

الٰہی مجھے ایک بادل بنا دے

جو بادل نہیں ایک قطرہ بنا دے

الٰہی مجھے ایک بادل بنا دے

جو بادل نہیں ایک قطرہ بنا دے

وہ قطرہ جو تحریک کا اک سبب ہو

الٰہی مجھے ایک پربت بنا دے

جو پربت نہیں ایک پتھر بنا دے

☆☆☆☆☆

کہ تھک کر جو آئے تو آرام کر لے

الٰہی مجھے اک چمن ہی بنا دے
چمن جو نہیں ایک گُل ہی بنا دے
کہ خُوشبُو کا جھونکا ہی اک بن سکوں میں

الٰہی مجھے سبز خِطّہ بنا دے
جو خِطّہ نہیں ہے تُو کھلیان کر دے
کہ بُھوکوں کے پیٹوں کو روٹی سے بھر دوں

شیریں گُل رانا لاہور

☆☆☆☆☆

غزل

کبھی آنکھیں نہیں رہتیں
کبھی آنسو نہیں رہتے
سبھی وہ دل پہ گرتے ہیں
وہ آنسو جو نہیں بہتے
میں ٹوٹوں گی چھناکے سے
نہیں سہنا نہیں سہتے
بجھے گی تشنگی کیسے
کہ دریا اب نہیں بہتے
جو سنا گل نے چاہا تھا
کسی صورت نہیں کہتے

شیریں گل رانا لاہور

☆☆☆☆☆

غزل

برابری کی محبت برابری ہوگی

وفا جو ایک نبھائے یہی تو اُلفت ہے

تمہاری آنکھ کے آنسو کہاں گوارا مجھے

کہ سنگ سے بہے پانی یہی تو بدعت ہے

ستم جو غیر یہ کرتے تو تھا گلہ مجھ کو

جو تیرے ہاتھوں ستم ہیں یہی تو رخصت ہے

نہ اعتراف ندامت سے خود کو چھوٹا کر

سمجھ لیا ہے یہ گُل نے یہی تو قسمت ہے

شیریں گل رانا لاہور

☆☆☆☆☆

غزل

میں نے جس کے سپنے دیکھے تم تھے، تم تھے، تم تھے وہ

جس نے میرے سپنے توڑے تم تھے، تم تھے، تم تھے وہ

میں ندیا تھی بہتی بہتی، میٹھی میٹھی، گاتی گاتی

جس کی باتیں چلتے کوڑے تم تھے، تم تھے، تم تھے وہ

تم نے میری بات نہ مانی، تم نے میری قدر نہ جانی

دِل کے بندھن جس سے جوڑے تم تھے، تم تھے، تم تھے وہ

میں نے جس کو سب کچھ جانا، میں نے جس کو اپنا مانا

جس کے خاطر اپنے چھوڑے تم تھے، تم تھے، تم تھے وہ

کرو یقین گر کر سکتے ہو، سنو میری گر سن سکتے ہو

سب رستے تھے جس تک موڑے تم تھے، تم تھے، تم تھے وہ

شیریں گل رانا لاہور

☆☆☆☆☆

غزل

تلاطم رُونما ہے دِل کے اندر
یہ آنکھیں ٹوٹ کر برسیں نہ برسیں

مری آنکھوں کی بہتی کشتیاں بھی
کِنارے کو کبھی ترسیں نہ ترسیں

زُباں ہے چُپ سماعت کھو گئی ہے
یہ بادل اب کبھی گرجیں نہ گرجیں

گھروندا بجلیوں نے پُھونک ڈالا
یہ پربت پھر کبھی لرزیں نہ لرزیں

میں صحرا کا بگولہ بن گئی ہوں
بلا سے قافلے گزریں نہ گزریں

شیریں گل رانا لاہور

☆☆☆☆☆

غزل

پیار کو داغدار کرتے ہیں
ہم کو وہ شرمسار کرتے ہیں

سُرخ چنگاریاں کئی لے کر
وہ ہمیں کا مدار کرتے ہیں

پھینک کر کچھ شہاب ثاقب وہ
جلنے کا انتظار کرتے ہیں

سانس لیتے وہ دیکھ کر مجھ کو
دامنِ دل کو تار کرتے ہیں

رنجشیں پالتے رہے ہیں گُل
اور گِلے بھی ہزار کرتے ہیں

شیریں گل رانا لاہور

☆☆☆☆☆

غزل

ہم سفر کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

نیند میں ڈوبے رہے اور گلستان جاتا رہا

کسی کو فرصت تھی کہ دیکھے اِک پریشاں حال کو

ہم تو پیچھے رہ گئے اور کارواں جاتا رہا

دیکھ سکتی ہی نہیں دنیا کسی کے پیار کو

آگ پھر ایسی لگائی رازداں جاتا رہا

عشق کی طاقت سے واقف ہم کبھی پہلے نہ تھے

ایسے دیوانے بنے سود و زیاں جاتا رہا

یہ کرشمے تو محبت نے دکھائے بار بار

ہم یہاں بیٹھے رہے اور دل وہاں جاتا رہا

بے حسی کی چل رہی ہیں آندھیاں کتنی شدید

اہلِ دل کی اُلفتوں کا سائباں جاتا رہا

اہلِ زر کی یورشوں نے چھین ڈالا سائباں

اِس وطن سے سایۂ امن واماں جاتا رہا

حاسدوں نے توڑ ڈالا آشیاں اقبال کا

یہ نہ دیکھا کیا گیا، کِس کا جہاں جاتا رہا

تنکے تنکے جوڑ کر جو کل بنایا آشیاں

ایسی تُند آندھی چلی نام ونشاں جاتا رہا

شیریں گل رانا لاہور

☆☆☆☆☆

غزل

یُوں ہی ٹوٹ کر بھی جڑے رہے یہ بڑے نصیب کی بات ہے
نہ تلاش کر تو اِدھر اُدھر یہ بڑے قریب کی بات ہے

میرا دل بھی زخموں سے چُور تھا اور تاپ تھا بڑے زور کا
جسے فکر ذرا نہ تھی اُسی اِک حبیب کی بات ہے

بڑی تلخ سے ہیں حقیقتیں بنی خواب ہیں سبھی راحتیں
چڑھوں غم کی سُولی پہ ہر گھڑی یہی اک صلیب کی بات ہے

میری ہر خوشی کو جلا گیا میری ہستی کو جو مٹا گیا
تجھے کیا خبر میرے بے خبر بھلا کس رقیب کی بات ہے

بڑے ابر آئے تھے جھوم کر کئی بحر و بر پہ برس گئے
وہ جو تشنہ تھے تشنہ ہی کیا عجب نصیب کی بات ہے

شیریں گل رانا لاہور

☆☆☆☆☆

غزل

تیرے غم میں اٹ گئی تھی
میں جہاں سے کٹ گئی تھی

ہوئی خود میں ایسے گُم میں
تیری رہ سے ہٹ گئی تھی

غم ذات تھے کچھ اتنے
میں جوں بان بٹ گئی تھی

سبھی پاک صاف ٹھہرے
ہیں کہ چھج میں چھٹ گئی تھی

بنی شیرنی تھی گل بھی
وہ کہ جب سے ڈٹ گئی تھی

شیریں گل لاہور

☆☆☆☆☆

غزل

نام دشنام کا ہم نے تو ثنا رکھا ہے
زیست کے درد کو اِک لُطف بنا رکھا

میری آنکھوں میں یہ پانی ہے تو آنسو نہ کہو
میں نے اِک طاق میں دیپک سا جلا رکھا ہے

مجھے لفظوں کی کہانی کو سمجھنا ہی نہیں
تیری خاموشی کا اب نام صدا رکھا ہے

مجھے بس یاد ہو تم اور تو کچھ یاد نہیں
ایک مُدت ہوئی خود کو بھی بھلا رکھا ہے

تیری باتوں سے رگوں میں جو اُترتا ہی گیا
زہر کا نام بھی ہم نے تو دوا رکھا ہے

ہر سزا مجھے منظور اگر تو خوش ہے
تیری سرکار میں خود کو تو جھکا رکھا ہے

تم اسے رنگ کہو، نور کہو یا خوشبو
نام اس جینے کا ہم نے تو سزا رکھا ہے

تیری جانب سے جو اِک خار ملا ہے مجھ کو
اِس کو گُل جان کے زلفوں میں سجا رکھا ہے

شیریں گل رانا لاہور

☆☆☆☆☆

غزل

جو میرا فرض نہیں تھا نبھا دِیا وہ بھی
جو کوہ تجھ پہ گراں تھا ہٹا دیا وہ بھی

محبتوں کو نہ سمجھا کسی نے بوجھ کبھی
جو نام تیرے ہوا تھا مٹا دِیا وہ بھی

وہ ایک آئینہ جس میں فقط تھا عکس ترا
ہزار ٹکڑوں کی صورت کٹا دِیا وہ بھی

شیریں گل رانا (لاہور)

☆☆☆☆☆

غزل نمبر ۲

وہ جو میرا اک گناہ تھا مجھے اُس سے بڑھ کے سزا ملی
اُسی اک سزا کا اثر ہے یہ کہ مجھے کہیں سے جزا ملی

کہاں روز میں نے گلہ کیا جو ملا نصیب اُسے کہا
تیری خود اگرچہ ہے بُھولنا مجھے بھی کہیں سے وفا ملی

مجھے ہیں گرانے کی سازشیں مرا فخر اوجِ کمال تُو
وہ خوش بیابانیاں ہیں تری مجھے بھی کہیں سے ثنا ملی

وہی رنج و غم کے جواب میں کئی ڈھونڈتے تھے جواز بھی
گو کہ دل کی تہہ کو الگ کیا نہ کہیں سے مجھ کو جفا ملی

میری پتّیاں کبھی توڑ دیں میری کھاد تو وہی بن گئیں
تیرے اِس بگاڑ کے شوق سے ہے حُسنِ فن کی ادا ملی

وہ جو گزرے شعلوں سے آگ کے وہ تپش ہے سانسوں میں آج تک
تیرے ہمسفر تو رہے مگر ہمیں تربیت ہی جدا ملی

پوری شدتوں پورے جذبوں سے اسے گل پکارا جو ایک دن
لوٹی ٹکرا کے وہ پہاڑ سے مجھے زخمی زخمی صدا ملی

شیریں گل رانا (لاہور)

☆☆☆☆☆

شمع علی رضا (مرحومہ) بہت کم عمر میں خالقِ حقیقی سے جا ملیں لیکن اپنی نشانی زین کو علی رضا کے پاس چھوڑ گئیں۔ وہ بہت اچھی شاعرہ اور مصنفہ تھیں ان کے شوہر علی رضا نے شمع کی شاعری مجھے کتاب میں شائع کرنے کے لئے دی۔ تو ان کی آنکھوں میں مرحومہ بیوی کے لئے آنسو تھے۔ شمع کو اس دنیا سے رخ موڑے ایک سال سے زیادہ ہو چکا ہے لیکن علی رضا کے دل میں شمع کی محبت کا دیا آج بھی روشن ہے۔ انہوں شمع کی تحریریں کسی قیمتی چیز کی طرح سنبھال کر رکھا ہے۔

کیونکہ شاعری نوٹ کرنے کے بعد وہ ڈائری مجھ سے واپس لے لی۔

علی رضا کی اپنی مرحومہ بیوی سے سچی محبت ہے کہ ان کا نام زندہ رکھنے کے لئے شاعری شائع کرائی۔ یہ ان کی محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے آمین

شعر!

لفظ محبت پڑھنے سے ہی چاہت کی پہچان ہوئی
عمریں لگ جاتی ہیں ورنہ درد کو سہتے سہتے دوست مرے

شمع علی رضا (مرحومہ) اوکاڑہ

☆☆☆☆☆

کب سپنے اپنے ہوتے ہیں؟

یہ کچی مٹی جیسے لوگ
معصوم سی روشن آنکھوں میں
کچھ خواب سہانے بنتی ہیں
کچھ سادہ سادہ لفظوں میں
اس دل کے کورے کاغذ پر
جب نام کوئی لکھ جاتے ہیں
پھر ہنستے ہنستے چہروں کو
کھو دینے سے ہم ڈرتی ہیں
اس دل کے راز نہ کھل جائیں
اس خوف سے آہیں بھرتی ہیں
یہ ان آنکھوں کے سپنے ہیں
کب سپنے اپنے ہوتے ہیں

شمع علی رضا (مرحومہ) اوکاڑہ:

☆☆☆☆☆

کچھ یادیں اس کی باقی تھیں

کچھ یادیں سچے وعدوں کی
کچھ اپنوں کی کچھ بیگانوں کی
کچھ باتیں بھیگی یادوں کی
کچھ وہ بھی روٹھا روٹھا تھا
کچھ ان آنکھوں میں بھی پانی تھا
کچھ یادیں اس کی باقی تھی

کس بات پہ وہ ناراض ہوا
وہ بات بھی اب تو یاد نہیں
دل کانچ کا کھلونا تھا سو ٹوٹ گیا
کچھ باتیں ہیں افسانوں کی
سب اپنوں کی بیگانوں کی
کس بات پہ بچھڑا یاد نہیں
آنکھوں سے رکی برسات نہیں
سب وعدے اس کے بھول گئے

وہ سچے تھے یا جھوٹے تھے

ہر لمحہ آنکھیں روتی ہیں

یہ جاگتی ہیں نہ سوتی ہیں

فریاد یہی بس کرتی ہیں

''کہ لوٹ کے اب وہ آ جائے''

شمع علی رضا (مرحومہ) اوکاڑہ

☆☆☆☆☆

اے دسمبر کی یخ شام

دھند اڑتے بگولے

اور فلک پہ

برف سے چادر

تیرے خیال کی

اُسکی خوشبو

اور

ہوا کے دوش پہ آئی

موسیقی؟

آنکھوں میں آنسو

دل کی بستی

یادوں کی برسات

نگاہوں میں

اک منظر

تم بن

شمع خالی ہاتھ

اے دسمبر کی یخ بستہ شام

شمع علی رضا:(مرحومہ)

پاک سوسائٹی پر موجود مشہور و معروف مصنفین

عُمیرہ احمد | صائمہ اکرام | عُشنا کوثر سردار | اشفاق احمد
نمرہ احمد | سعدیہ عابد | نبیلہ عزیز | نسیم حجازی
فرحت اشتیاق | عفت سحر طاہر | فائزہ افتخار | عنایت اللہ التمش
قُدسیہ بانو | تنزیلہ ریاض | نبیلہ ابر راجہ | ہاشم ندیم
نگہت سیما | فائزہ افتخار | آمنہ ریاض | مُمتاز مُفتی
نگہت عبداللہ | سباس گُل | عنیزہ سید | مُستنصر حُسین
رضیہ بٹ | رُخسانہ نگار عدنان | اقراء صغیر احمد | علیم الحق
رفعت سراج | اُمِ مریم | نایاب جیلانی | ایماے راحت

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود ماہانہ ڈائجسٹس

خواتین ڈائجسٹ، شُعاع ڈائجسٹ، آنچل ڈائجسٹ، کرن ڈائجسٹ، پاکیزہ ڈائجسٹ، حناء ڈائجسٹ، رِدا ڈائجسٹ، حجاب ڈائجسٹ، سسپنس ڈائجسٹ، جاسُوسی ڈائجسٹ، سرگُزشت ڈائجسٹ، نئے اُفق، سچی کہانیاں، ڈالڈا کا دسترخوان، مصالحہ میگزین

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی شارٹ کٹس

تمام مُصنفین کے ناولز، ماہانہ ڈائجسٹ کی لسٹ، کِڈز کارنر، عمران سیریز از مظہر کلیم ایم اے، عمران سیریز از ابنِ صفی، جاسُوسی دُنیا از ابنِ صفی، ٹورنٹ ڈاؤنلوڈ کا طریقہ، آن لائن ریڈنگ کا طریقہ،

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہمارا ویب ایڈریس براؤزر میں لکھیں یا گُوگل میں پاک سوسائٹی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

اِس خوبصورت ویب سائٹ کو چلانے کے لئے ہر ماہ کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، اگر آپ مالی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فیس بک پر رابطہ کریں۔۔۔

☆☆☆☆☆

تیری خوشی

ہم جو تم سے پیار بہت ہی

کرتے ہیں

تم پہ اپنی؟

جاں کو نثار بھی کرتے ہیں

تیری خوشی کے واسطے اپنا

جینا محال بھی کرتے ہیں

ہم جو تم سے پیار بہت ہی کرتے ہیں

خود سے بڑھ کر

تجھ پہ اعتبار بہت ہی

کرتے ہیں

پیار بہت ہی کرتے ہیں

شہریار احمد گوجرنوالہ

☆☆☆☆☆

خلاف

جس کو میرے خلاف کرتے تھے

میرا دامن وہ صاف کرتے تھے

یہ الگ بات ہے کہ

میرا شہر!

دوست میرے خلاف کرتے تھے

جانے کیوں؟

راستے بھی منزل بھی

فاصلے بھی

وہ ہم سفر بھی مرے

مجھ سے کیوں اختلاف کرتے تھے

شہر میرا تھا اس لئے وہ بھی

بات میرے خلاف کرتے تھے

☆☆☆☆☆

لوٹ آؤ ناں

شام کے سائے

ڈوبتا سورج

لوٹتے پنچھی

لہرا آنچل

یادوں کے جھونکے

بہتے آنسو بھیگی پلکیں

بوجھل من

تنہا میں

اور ایک پکار

لوٹ آؤ ناں

صائمہ قریشی آکسفورڈ UK

☆☆☆☆☆

غزل

تیری چاہتوں کے زوال سے

مجھے کر رہے ہیں نڈھال سے

کس تشنگی کے ہوں دشت میں

مرے ساتھ کچھ ہیں ملال سے

اسے کہہ دو جا کے نکل گئی

میں ترے قسوں کے کمال سے

میں تو ہوش میں ابھی آئی ہوں

ترے حسن کے ہی جلال سے

نہ نکل سکی نہ سنبھل سکی

دل بے خبر کے خیال سے

سبھی ٹوٹ کر وہ بکھر گئے

جو تھے کئی سلسلے کئی سال سے

صائمہ قریشی آکسفورڈ UK

☆☆☆☆☆

"ابھی امید باقی ہے"

خوابوں کی سرزمیں پر
چلتے چلتے
تتلیوں کے پیچھے
بھاگتے بھاگتے
آج میں تشنہ لب اور تہی داماں ہوں
سفر کٹھن تھا؟
یا۔۔۔خواب ہی سراب سا؟؟
کہ بھٹکتی تھی میں
ناامید تھی میں
دل تھکن سے چور ہے
یارب آج تیرے سہارے کسی کی محتاج ہوں
خواب تھا، سراب تھا۔۔۔۔۔ یا ۔۔۔۔۔۔۔
اس میں حقیقت ہے کچھ باقی
دعا کے لئے اٹھے ہاتھ
نظریں آسمان پہ ہیں

کہیں دور
افق کے اس پار
اک ستارا ٹمٹما رہا ہے۔
ٹمٹماتے اک ستارے نے
نئی راہیں دکھائیں
مدتوں بعد آج پھر
خوابوں کی دھرتی
مسکرائی؟
تتلیوں کے پیچھے
بھاگی تھی فقط اس آس پر کہ
روشنی کو
اک نہ اک دن
میں نے بھی چھونا ہے شاید
آگے بڑھتی جارہی ہوں
راستہ دشوار ہے
لیکن مجھے خوابوں
کی دنیا کو پکڑنا
ابھی امید باقی ہے

صائمہ قریشی: آکسفورڈ UK

☆☆☆☆☆

ایک شام

یوں ہی چلتے چلتے
الجھن بانٹتے ہنستے ہنساتے
بے دھیانی میں
میرے قدم؟
جب آگے بڑھے تو؟
اک لمحے کو سہم گئی تھی
میں؟
ایک کسک نے دل کی
دھڑکن کو سنبھالا
دل میں کتنے وسوسے جاگے
یہ تو صرف یہاں سے
وہاں تک؟
کا سفر تھا

جلدی میں تیرا آگے بڑھنا
روح کو کھینچ گیا تھا میری
کیا یہ ہے جیون بھر
کا سفر
تمہارے بنا ادھورا نہ ہوگا؟
میں نے ڈبڈبائی نظروں سے
تمہارے بے دھیانی میں
اٹھتے قدم دیکھ کر
اپنے ہاتھوں میں
تمہارے نام کی
تمہارے ساتھ کی
لکیر کو تلاشا تھا
آنکھیں دھندلائی ہوئی تھیں
یا شاید
دل ہی سہما ہوا تھا
تین لکیریں واضح تھیں
دل۔۔۔تیری محبت سے لبریز تھا
دماغ گواہی دے رہا تھا

زندگی۔۔۔کبھی سہل ہوئی ہے بھلا؟؟

مٹھیاں بھینچ کر

میں نے سوچا تھا

لکیریں جھوٹ بولتی ہیں۔

پاؤں ہمارے!

ہر رستے پر ساتھ اُٹھیں گے

چاہت اپنی جیون

ریکھا آسان بنادے گی

تم نے پلٹ کے دیکھا تھا

سر میں نے اپنی سوچوں کو

بھی پرکھا تھا

ایک سہانی شام کنارے

چلتے چلتے

میں اور سورج

جیون ریکھا؟

سہل نہیں ہے

سوچ رہی ہوں

صائمہ قریشی: آکسفورڈ UK

☆☆☆☆☆

"میں اور تم"

میں کانچ سی

اور تم سنگ دل زمانے کے

سوچنا ذرا

یہ ممکن ہے کیا؟

میں تم ہو جاؤں

تم مجھ میں کھو جاؤ

میں کانچ سی

تم سے سنبھلوں گی کیسے؟

چھوڑو تم

رہنے دو

جانے دو

بس اتنا سوچنا تم

یہ ممکن ہے کیا؟

ساتھ ہو جائیں

میں اور تم

ہم ہو جائیں

صائمہ قریشی: آکسفورڈ UK

☆☆☆☆☆

شاید تم بن

اب تو مشکل لگتا ہے

تم بن جی پائیں گے کیا

سوچنا تم اور لوٹ آنا

بادِ سرسر بھی آوازیں دیتی ہے

بارش میں بھیگے پنچھی

جیسے بارش تھمنے کی

امید لگائے بیٹھے ہوں

میں بھی تمہاری راہیں دیکھتی

رہتی ہوں

آوازیں دیتی رہتی ہوں

شاید تم بن

جی نہ پائیں!

لوٹ آؤ تم!

صائمہ قریشی: آکسفورڈ UK

☆☆☆☆☆

''اک چراغ''

ایک چراغ

تیری یاد

برستی بوندیں

مورکھ من اور تنہائی

صائمہ قریشی آکسفورڈ UK

☆☆☆☆☆

جگنوؤں کی تلاش

میں

آج کل

ٹیڑھے میڑھے رستوں پر

جگنوؤں کی تلاش میں

اندھیروں کے سفر پر ہوں

صائمہ قریشی آکسفورڈ UK

☆☆☆☆☆

دسمبر

اگر تم ساتھ جیتے تو

فقط یہ دھند میں لپٹی ہوئی شاخیں

نہی!

کینڈل میں جمتی برف بھی کمرے

کو رکھ دیتی بدل کے!

رات کو مجبور کر دیتی نکلنے پر!

اگر تم ساتھ دیتے تو!

مرے اس سرد لہجے کی

کُہر کو گرم کافی کی اڑاتی

بھاپ پر رکھتے

مجھے محسوس کرتے

اگر تم ساتھ دیتے تو

ہمارے ساتھ ہوتے تو

دسمبر بھی نئی

تاریخ لکھتا؟

صائمہ قریشی: آکسفورڈ UK

☆☆☆☆☆

جتنے دکھ تحریر کروں
خود کو ہی تصویر کروں
تو جو کہے تو لفظوں کی
نام تیرے جاگیر کروں

تجھ سے ملنے کی خاطر
روز نئی تدبیر کروں
دل کے اندر روزانہ
تاج محل تعمیر کروں
جب وہ میرا تھا ہی نہیں
کیوں خود کو دلگیر کروں

صابر بھاگتے لمحوں کو
کیسے میں زنجیر کروں

صابر علی صابر پھلروان

☆☆☆☆☆

زندگی زرد صفحوں کو کبھی تو دیکھنا
خونِ تازہ سے عبارت ہے غریبوں کی کتھا

آج وہ قصرِ مذلت میں گرا ہے کس لئے
کل جو خود کو کہہ رہا تھا رفعتوں کا دیوتا

گر نکل آیا ہوں میں تیری گلی میں بھول کر
تو دریچے سے ذرا سی بھول کر چلمن اٹھا

تشنہ مٹی کو جگر کے خون سے سیراب کر
رات کے ویران آنگن میں کوئی سورج اگا

تم ہمیشہ دیکھتے ہو آسمانوں کی طرف
کیا الگ ہے آسمانوں اور زمینوں کا خدا

روشنی ہو جو تو صابر فکرِ تازہ تری
ظلمتِ شب میں نئے الفاظ کے جگنو اڑا

☆☆☆☆☆

کھوئے کھوئے ہیں آج بھی اس خیال میں
چہرہ جو بے مثال تھا حسن جمال میں

چاہت کے درمیاں وہ ایسا مقام تھا
اس کی نگاہوں میں تو فقط میرا نام تھا

آواز خوب تھی تیرا لہجہ بھی خوب تھا
سنجیدہ آدمی تھا کہانی شناس تھا

میری ضرورتوں کا رکھنا خیال تھا
اس کے بغیر میرا بھی جینا محال تھا

ہر لمحہ زندگی میں بہت بے مثال تھا
وہ باکمال آدمی اتنا کمال تھا

عابدہ سبین ملتان

☆☆☆☆☆

چاہتوں کے درمیان فاصلے جب آ جائیں
دو دلوں کے بیچ جب رنجشیں سی چھا جائیں

پیار کرنے والوں کی زندگی اجڑ جائے
من کے آئینے میں جب عکس کوئی کھو جائے

پھر کسی بھی چہرے میں شناسائی نہیں ملتی
ایک بار جو روٹھ جائے وہ خوشی نہیں ملتی

ابھی ابھی آنکھوں میں خواب وہ نہیں رہتے
بکھرے بکھرے لہجوں میں جذبات نہیں رہتے

چاہتوں کے درمیان فاصلے جب آ جائیں
لوگ روٹھ جاتے ہیں ساتھ چھوٹ جاتے ہیں

☆☆☆☆☆

"میرا دل بین کرتا ہے"

میرا دل بین کرتا ہے
سنو تم لوٹ آؤ نا
یہ سانسیں بوجھ ہیں مجھ پر
یہ مری روح ہے خالی بہت
بے تاب ہے دھڑکن!
نگاہیں بھی سوالی ہیں
سنو میں ہار جاتی ہوں
تم اب اتنا ستاؤ نا؟
سنو تم لوٹ آؤ نا
صدا جو تم نے دی جاناں
تو ہم یہ سہہ نہیں سکتے
چلو ہم مان لیتے ہیں
تمہاری شرط میری جاں
مگر یہ بے بسی میری

عابدہ سبین ملتان

☆☆☆☆☆

مٹاؤ نا

کہاں تم جا بسے جاناں
صدائیں بین کرتی ہیں
ہمارے دل کی ہر دھڑکن
یہی فریاد کرتی ہے
ہمیں اتنا رلاؤ نا
سنو تم لوٹ آؤ نا
سنو تم لوٹ آؤ نا

عابدہ سبین ملتان

☆☆☆☆☆

چلو ہم مان لیتے ہیں

کہ تم سے پیار کرتے ہیں
تمہارے نام پر جیتے
اور
تمہارے نام پہ مرتے ہیں
ہم محبت کے قیدی ہیں
سزائیں ہم نے سہی ہیں
اسی قید محبت میں
ہمیں اب عمر بتانی ہے
چلو اب مان لو تم بھی
کہ تم انا کی قیدی ہو
محبت اور انا میں
جیت محبت ہی کی ہوتی ہے
پھر یہ ضد کیوں ہے جاناں
کہ تم پیار کرتے ہو
مگر اقرار نہیں کرتے

تمہیں محبت تو ہے
لیکن
فقط اپنی اناؤں سے
چلو ہم ہار جاتے ہیں
تمہارے پیار میں جاناں
محبت اور انا کی جنگ میں
میں اب ختم کردو تم
ہمارے بن جاؤ اب جاناں
یا اپنا ہم کو کر لو تم
چلو اب مان لو جاناں
چلو اب مان لو جاناں

عابدہ سبین ملتان

☆☆☆☆☆

دسمبر لوٹ آیا ہے

دسمبر لوٹ آیا ہے

تمہیں بھی لوٹ آنا تھا

مگر اب تک نہیں لوٹیں

وہ اپنے عہد اور پیاں

سبھی تم بھول بیٹھی ہو

مجھے اب چھوڑ بیٹھی ہو

وہی موسم، وہ ہی رت ہے

وہ باتیں فون پر کرنا

مجھے وہ یاد ہے اب تک

''سونو'' جانم''

تیرا لڑنا جھگڑنا، روٹھ جانا

میرا تم کو منانا

وہ پل میں مان جانا

وہ اک دوجے میں کھو جانا

اچانک پیار کی باتیں بتانا

یاد ہے سب کچھ

وہی باتیں مجھے اب یاد آتی ہیں

وہی رت ہے، وہی موسم

''سنو'' ہمدم''

دسمبر لوٹ آیا ہے

کہ تم بھی لوٹ آؤ نا

دسمبر کی ٹھٹھری شامیں

پھر مجھ سے پٹی

دھند کے آنچل میں

صبح کا طلوع ہونا

وہ پھولوں سے لپٹی تتلیاں

شبنم بھی پیغام دیتی ہے

بچھڑ جاؤ کبھی اگر تم

تو اک دن لوٹ بھی آنا

مجھے اتنا نہ تڑپانا

دسمبر کے مہینے میں مجھے تم یاد آتی ہو

کبھی تم نے کہا تھا یہ

میں بھی لوٹ آؤ گی

دسمبر آ گیا ہے اب تو تم بھی لوٹ آؤ نا

علی رضا اوکاڑہ

☆☆☆☆☆

''چلو اک کام کرتے ہیں''

سنو جاناں

چلو اک کام کرتے ہیں

ہم اپنے دل کے سب جذبے

تمہارے نام کرتے ہیں

ملے پچھلے برس تھے جب

تو اپنے دل کے سب حصے

محبت کے حسیں قصے

زباں زدعام کرتے ہیں

دکھوں سے زندگی کو اب چلو آزاد کرتے ہیں

ٹھٹکتے سرد موسم کو

خزاں کی سب رتوں کو ہم

چلو رخصت کریں مل کر

سنو جاناں

نیا پھر سے کوئی پیماں باندھیں ہم

تم ویسے پھر سے بن جاؤ

پرندے بدگمانی کے اڑا کے دل کی شاخوں سے

وفاداری نبھائیں تم

وفاداری نبھائیں ہم

نومبر کے مہینے میں ہم اپنے سب جذبے

تمہارے نام کرتے ہیں

محبت عام کرتے ہیں

محبت عام کرتے ہیں

علی رضا: اوکاڑہ

☆☆☆☆☆

''جدائی کا دکھ''

چاند نگر میں بسنے والے لوگو

چاہت کیو ہتی ہے تم کیا جانو لوگو؟

شاخوں سے جب ٹوٹ کے پتے گرتے ہیں؟

معلوم ہے تم کو اہل دل پہ گزرتی ہے کیا

تم کیا جانو درد ِجدائی کیا ہوتا ہے لوگو؟

تم کیا جانو سرخ گلاب بکھر جانے کا دکھ

تم تو اپنی دنیا میں گم ہو تم کیا جانو

بھیگے دامن، آنکھیں صحرا موسم ہجراں کرب جدائی

کیا ہوتا ہے لوگو

دشت فرط اور تشنہ لبی کو تم کیا جانو لوگو

تم کیا جانو لوگو

علی رضا: اوکاڑہ

☆☆☆☆☆

''آس''

میری ہر ساعتیں غمگیں میں میرا ساتھ

دینا تم

کبھی گرنے لگوں تو

مجھے کو اپنا ہاتھ دینا تم

میرے مایوس جذبوں کو

اک آس دینا تم

وفا کر کے سبھی وعدے

مجھے بھی زندگانی کا حسین احساس دینا تم

علی رضا: اوکاڑہ

☆☆☆☆☆

"اچھا لگتا ہے"

تیرا مجھ سے روٹھنا

اور خفا سا رہنا اچھا لگتا ہے

پھر مجھ سے بات نہ کر

چوری چھپکے دیکھنا اچھا لگتا ہے

پھر صلح کرنا

میرے پیچھے پیچھے پھرنا اچھا لگتا ہے

میرا آنچل تھام کر

میرے گیسو چہرے پہ بکھرانا اچھا لگتا ہے

میرے قریب آنا

باتوں میں پھول سجانا اچھا لگتا ہے

میری راہوں میں دل بچھانا

اور سینے سے لگانا اچھا لگتا ہے

اور تیرا دیوانہ ہوا اچھا لگتا ہے

تیرا مجھ سے دور نہ رہنا

اور میرے لئے پاگل ہو جانا اچھا لگتا ہے

تیرا مجھ سے نظر ملانا

میرا پلکیں گرانا اچھا لگتا ہے

میرا تجھ میں کھو جانا

اور تیرا مدہوش ہو جانا اچھا لگتا ہے

بہت ہی اچھا لگتا ہے

شمع علی رضا: اوکاڑہ

☆☆☆☆☆

''محبت قرض ہوتی ہے''

بہت سے لوگ ہیں

محبت قرض ہوتی ہے

مگر میں یہ سمجھتا ہوں

محبت قرض ہوتی ہے

سنا ہے زندگی میں یہ فقط

اک بار ہوتی ہے

مگر ایسا نہیں ہوتا

اگر دل میں محبت ہو تو یہ ہر بار ہوتی ہے

محبت کو مری جان تم نے سمجھا ہی بھلا کب ہے۔

ابھی کچھ وقت ہے اس کو

اگر تم جان جاؤ تم

محبت تم کو سمجھے گی

کبھی تم کو نہ چھوڑے گی

محبت کو مری کیوں اس طرح ٹھکرا دیا تم نے

بہت نادان ہو بڑی انجان ہو

مرے دل کا سہارا ہو

بڑی معصوم ہو جانم

میں رستہ ہوں تم منزل ہو

دنیا میں فقط وہ ہی نہیں سمجھی مری محبت کو

وہ جب روٹھتی ہے تو

مقدر ہار جاتا ہے

کوئی اس کو یہ سمجھائے

محبت کو نہ ٹھکرائے

محبت کو مری اپنا مقدر مان بھی جائے

محبت مان جائے گی

نہیں اتنا ستائے گی

نہ تم کو یوں رلائے گی

محبت کو جو نہ سمجھا

محبت ہار جائے گی

علی رضا: اوکاڑہ

☆☆☆☆☆

"کون سے دکھ کی بات کرتے ہو"۔

جو میری رگوں میں خون کی طرح
گردش کر رہا ہے
یا اس دکھ کی
جس نے میرے دل، میری آنکھوں میں
ویرانی کے ڈیرے ڈال رکھے ہیں
یا پھر اس دکھ کی
جو میرے وجود کے در و دیوار سے سائے
کی طرح لپٹ گیا ہے
کون سے دکھ کی بات کرتی ہو
اس دکھ کی جو میری روح میں اُتر کر گھر
گیا ہے
یا اس دکھ کی
جو خنجر کی طرح میرے دل میں پیوست
ہوکر لمحہ چھید کررہا ہے
یا پھر اس دکھ کی

جس نے تم سے بچھڑنے کے بعد
میرے پیروں تلے سے زمین کھینچ لی تھی
جب گھرے بادل خوفناک اندھیری رات
کا لبادہ اوڑھ کر مجھے ڈراتے تھے
جب سر پر آسمان رہا تھا نہ پیروں تلے زمین
آج تم کس دکھ کی بار کرتی ہو؟
ہاں کونسے دکھ کی بات کرتی ہو؟

علی رضا: اوکاڑہ

☆☆☆☆☆

ان کہی کچھ حسرتوں کے باب لکھتے رہ گئے

زندگی تیری اجڑتی مانگ بھرتے رہ گئے

دل کے ارمانوں کو دفنائے تو مدت ہو گئی

اب تو ان کی مرقدوں پہ صرف کتبے رہ گئے

اس نے دنیاوی خوشی سے دل کا دامن بھر لیا

میرے ہاتھوں پر بھرے وعدے ادھورے رہ گئے

اس کو دینے کی کبھی مہلت مجھے نہ مل سکی

ڈائری میں پھول جو رکھے تھے رکھے رہ گئے

پھر ضروری کام نے آنا موخر کر دیا

پھر کسی کا راستہ تکتے تکتے یہ رستے رہ گئے

وقت کے گرداب میں کچھ یوں مجھے بھٹکا دیا

میں نکل آیا ہوں آگے خواب پیچھے رہ گئے

زندگی میں اب اداکاری نہیں ہو پائے گی

زندگی بس اب اداکاری نہیں ہو پائے گی

خود پہ ہنس ہنس کر سبھی اعصاب میرے رہ گئے

پھر کسی کی زندگی بھر کی کمائی لٹ گئی

پھر کسی کے ہاتھ پیلے ہوتے ہوتے رہ گئے

بانجھ لمحوں کی اذیت کب تک دل جھیلتا

ایک دن یوں چپ ہوا کہ ہم بلاتے رہ گئے

دست و بازو شل ہوئے ہیں اور دھڑکن مضمحل

عشق تیرے امتحاں کے کتنے پرچے رہ گئے

دھیرے دھیرے اشک اندر خودکشی کرتے رہے

آنکھ بنجر ہو گئی ہم ہاتھ ملتے رہ گئے

تیری خواہش کے لئے تو ان کو بھی میں خرچ دوں

سانس کی نقدی کے جو دو چار سکے رہ گئے

عاشر وکیل راؤ سرگودھا

☆☆☆☆☆

غزل

رتجگوں کے عذاب بک جائیں
اور دیرینہ خواب بک جائیں

حق و باطل کا فرق کون کرے
شہر میں جب خطاب بک جائیں

قید خوشبو کبھی نہیں ہوگی
چاہے جتنے گلاب بک جائیں

آج دستار میں غرور نہیں
جیسے عالی جناب بک جائیں

ساری دھرتی پہ قہر ٹوٹے گا
جب سرِ راہ حجاب بک جائیں

علی شاہ منکرہ بھکر

☆☆☆☆☆

کیا کھویا ہے کیا پایا ہے ہم نے گزرے سالوں میں
کتنے ہی نقصان اٹھائے رُت رُت کی ہڑتالوں میں

لوگوں کا بھی کیا جاتا ہے کہنے دو جو کہتے ہیں
جانی کیوں الجھے رہتے ہو بے بنیاد سوالوں میں

پیار کی خاطر پچھلی رات جو چھپ کر گھر سے نکلی تھی
وہ دوشیزہ گھر گئی آخر بدکردار دلالوں میں

کہی ہے بدقسمت اس کی الہڑ جوانی بیت گئی
سونا پہننے کی خواہش میں چاندی آ گئی بالوں میں

افسر بننے کی خاطر جو گاؤں چھوڑ کے شہر گیا
اس کا جیون بیت گیا ہے ڈگریوں اور مقالوں میں

علی شاہ منکرہ بھکر

☆☆☆☆☆

ٹاس

مجھ کو یہ خدشہ رہتا ہے
تجھ سے کوئی شرط کبھی
میں جیت نہ جاؤں
اسی لئے تو
میں نے جو سکہ بنوایا
اس کے دونوں جانب۔۔۔۔جانی
تیرے نام کا
چاند ستارہ چمک رہا ہے

علی شاہ منکرہ بھکر

☆☆☆☆☆

غزل

میرے من میں آن بسی ہے اک انجانی خوشبو
بارش بعد ہے پھیل گئی ہر طرف سہانی خوشبو

ان کا پھر گزران ہوا ہے اس بستی سے شاید
گلی گلی میں جھوم رہی ہے اک مستانی خوشبو

پریم نگر کا اس شہزادہ من میں آن بسا ہے
جس سے لپٹ کر خود ہی ہوگئی پانی پانی خوشبو

قبرستان مین دفن ہے شاید سسی، ہیر یا سوہنی
قبر کے کتبے پر پر لکھا ہے الڑ جوانی، خوشبو

کس کی یاد میں شب بھر روئے زار قطار علی شاہ
تیسرے کمرے سے کیوں آئی اک دیوانی خوشبو

علی شاہ منکرہ بھکر

☆☆☆☆☆

ہوائیں رابطے میں ہیں

جدا ہوں، دور رہوں، انجان بن جائیں ہم کتنے ہی

ہوائیں دوست ہیں اپنی

ہماری راز داں بھی ہیں

تمہارے ہونٹوں پر کھلتی کلی جیسی ہنسی آئے

تو میرے چاروں جانب جلترنگ سی بجنے لگی ہے

ہوائیں رقص کرنے لگتی ہیں درختوں پر

فضا میں پنچھیوں کے منہ اچانک چوم لیتی ہیں

میں بھی جھوم جاتی ہوں

یہ لب مسکانے لگتے ہیں

تب میں جان لیتی ہوں

ہوائیں رابطے میں ہیں

تمہاری آنکھ کا ساحل جو گیلا ہو

ہوائیں جانے کیوں اک دم نمی بڑھنے لگتی ہے

موسم درد بھرنے لگتے ہیں میری نگاہوں میں

ستارے چھپ سے جاتے ہیں بادل کی پناہوں میں

تب میں جان لیتی ہوں

ہوائیں رابطے میں ہیں

تمہاری آنکھ کے آنسو

مجھ تک کھینچ لاتی ہیں

تو تم بھی جان لو جاناں

کہ ایسے وقت میں اکثر

اکیلے تم نہیں روتے

میری آنکھیں بھی روتی ہیں

فاخر گل اٹلی

☆☆☆☆☆

میری آنکھیں بھیگ گئی ہیں

ہنستے لب اور روتی آنکھیں

کیسے اپنا درد چھپائیں

بول، بتا

اس دنیا کے رنگین میلے سے

جانے والے

تجھ کو کتنا یاد کریں اب

تیرے بنا قریہ جاں اپنا۔

کیونکر ہم آباد کریں اب

اندر تیری یاد کا برزخ

اور باہر یہ دنیاداری

جان اور تن کو تو ہی بتا جا

اس دورنگی شام وسحر سے

شک کب، کیسے آزاد کریں ہم

ہنس کر تیری یاد منائیں

یا رو کر فریاد کریں ہم

ہنستے لب روتی آنکھوں سے

پوچھ رہے ہیں

دنیا والے سمجھ رہے ہیں

ہنستے ہنستے آج بھی شاید

میری آنکھیں بھیگ گئی ہیں

فاخرہ گل اٹلی

☆☆☆☆☆

تذبذب

تمہارے بن!

اے میری جانِ جاں

اماوس کی سبھی راتیں بھی

اب کاٹے نہیں کٹتی

مگر کیا ہے!

گزرتا ہے ہر اک دِن اب

بہت بے چین میرا کیوں!

تمہارے جانے کی مجھ کو خبر ہے اور

نہ آنے کی خبر ہے کچھ!

مجھے اتنا بتا دے جانے والے

ختم تیرا آنا جانا اب

کبھی ہوگا نہیں ہوگا!

میں تیرے آنے کی خوشیاں مناؤں

کہ تیرے جانے کا غم سہوں!

☆☆☆☆☆

تمہارے نام

چلو ایک کام کرتے ہیں

ہمارا جو دِل ہے جاناں

تمہارے نام کرتے ہیں

کہ ہم تم سے پیار کرتے ہیں

آج اقرار کرتے ہیں

تم بن رہ نہیں سکتے کچھ بھی کہہ نہیں سکتے

اگر ناراض کر دو گے ہم تم سے روٹھ جائیں گے

کہ حساس دل کے ہیں

تو یہ دِل ٹوٹ جائے گا بہت رونا بھی آئے گا

اگر تم جان جاؤ گے

خوشی سے جھوم جائیں گے

گلے میں ڈال کر باہیں تمہیں اپنا بنائیں گے

چلو ایک کام کرتے ہیں

ہمارا دِل جو ہے جاناں

تمہارے نام کرتے ہیں

☆☆☆☆☆

نظر کرم

اگر نظر کرم ہو تو

مرا اِک کام کر دینا تم اپنا دِل

ہمارے نام کر دینا

میں تم سے پیار کرتی ہوں!

اور اب اقرار کرتی ہوں!

ضرورت گر پڑی مجھ کو

تو میں کچھ اور مانگوں گی!

کہ تم بالکل نہ گھبرانا!

نہ جاں مانگوں گی نہ پہچان مانگوں گی

گزارش اِک ہے چھوٹی سی!

تمہارا ساتھ مانگوں گی

اگر ناراض کر دو گے، میں تم سے روٹھ جاؤں گی

بلانا بھی اگر چاہو، کبھی واپس نہ آؤں گی

میں اِک حساس لڑکی ہوں

بہت ہی خاص لڑکی ہوں!

مرا دِل ٹوٹ جائے گا

بہت رونا بہت آئے گا

اگر تم مان جاؤ تو خوشی سے جھوم جاؤں گی

گلے میں ڈال کر بانہیں، تمہیں اپنا بناؤں گی

اگر نظر کرم ہو تو

مرا اِک کام کر دینا

فریدہ جاوید فری لاہور

☆☆☆☆☆

اے چاند سنو!

اے چاند سنو! کچھ دیر سہی
تم آج زمیں پر آ جاؤ
بیٹھو میرے پاس اور
میری بات سنو!
کچھ اپنے دل کی
بات سناؤ
اے چاند سنو یہ دھرتی
میری دھرتی ہے
اس دھرتی پر یہ پھل
پھول سبھی

ہی میرے ہیں
پر دکھ کی بات بتاؤں تجھ کو
یہاں جھوٹ فریب زیادہ ہے
کچھ دولت زادے پیٹ غریب
کا کاٹتے ہیں
اپنی تجوری بھرتے ہیں
اسلام کے نام پہ مارتے ہیں۔
یہ ظالم بھی ہیں کاضب بھی
اے چاند سنو!
میں کہتی ہوں
یہ ظالم ہیں یہ ظالم ہیں؟
انساں نہیں؟
اے چاند سنو!
میرے دیس میں
اب تک کرسی کی
خاطر دولت زادے
کیا کیا گل کھلاتے ہیں؟
اندھے تک ہو
جاتے ہیں؟

اب پاک وطن میں

اے چاند سنو!

تاریکی کے بادل

سارے چھٹنے کی

امید لگی ہے

اے چاند سنو!

پھر تنہا

چا ہے

میری زمیں

پر آ جانا

اے چاند سنو!

اے چاند سنو!

کشمالہ مغل: میر پور آزاد کشمیر

☆☆☆☆☆

اک پیار کی ایسی وادی ہو

کہیں چاند اُفق پہ نکلا ہو

جہاں چاندنی ہر سو پھیلی ہو

کہیں چمن میں کھلتے پھولوں پر

جہاں رقص میں محو کوئی تتلی ہو

کہیں اندھیرے کا ماحول نہ ہو

جہاں جگنو چاند ستارے ہوں

کہیں آنکھ کوئی پُرنم نہ ہو

جہاں دلکش حسین نظارے ہوں

کہیں سناٹے کا کوئی راج نہ ہو

جہاں پرندے گیت گاتے ہوں

کہیں صحرا کوئی پاس نہ ہو

جہاں جھرنے بہتے جاتے ہیں

کہیں بارش کوئی برسانے کو

جہاں بادل اُڑتے جاتے ہوں

کہیں بارش کے قطرے گرنے پر

جہاں دھرتی سے اک مہک اُٹھے
کہیں مہک سوندھی دھرتی سے
جہاں تن من سب کچھ بھیگ اُٹھے
کہیں فلک کی چادر رنگنے کو
جہاں دھنک کے رنگ اُترتے ہوں
کہیں پیار کے نغمے گانے کو
جہاں لفظ لبوں پہ مچلتے ہوں
کہیں جھیل کوئی خاموش نہ ہو
جہاں لہریں شور مچاتی ہوں
کہیں فضا میں رس گھولنے کو
جہاں ہوائیں گنگناتی ہوں
کہیں بہار کی آمد آمد پہ
جہاں کلیاں مسکراتی ہوں
کہیں نفرت کا کوئی بیج نہ ہو
جہاں فصلیں پیار اُگاتی ہوں
اک پیار کی ایسی وادی ہو
جہاں ہم تم ملنے جاتے ہوں

کشمالہ مغل : میرپور آزاد

☆☆☆☆☆

دنیا کی خواہشوں کے طلبگار نہ ہوتے
غم کے جزیروں میں بھی گرفتار نہ ہوتے
بدلی نہیں ہے آج بھی فطرت یقین ہے
اس آشنا سے پھر بھی خبردار نہ ہوتے
لٹکی ہوئی ہوں آس کی سولی پہ اب تلک
مدت ہوئی ہے آپ کے دیدار نہ ہوئے
میں نے لٹا دی راہ محبت میں زندگی
لیکن زمینِ عشق کے حقدار نہ ہوئے
لبنیٰ یہ مری زیست میں کیسا بہاؤ ہے
بے جا خوشی سے ہم کبھی سرشار نہ ہوئے

لبنیٰ غزل لاہور

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

☆☆☆☆☆

چاہنے والی تری نگاہ نہیں
واپسی کی کوئی بھی راہ نہیں

اب اندھیروں سے دوستی کر لی
زندگی کوئی مہر و ماہ نہیں

تم نے توڑا ہے اس قدر مجھ کو
دل سے نکلی کوئی بھی آہ نہیں

کون سمجھے گا بات کو میری
یہ محبت کوئی گناہ نہیں۔

عشق تجھ کو میں زندگی دوں گی
حُسن تیری کوئی بھی تھاہ نہیں

الجھے ریشم کے جیسے ہوتے ہیں
سلجھنے کی بھی کوئی راہ نہیں

لبنیٰ غزل لا

☆☆☆☆☆

غزل

نظموں کا عنوان ہو تم
غزلوں کی پہچان ہو تم
میرے دل کی دھڑکن بھی ہو
یعنی میری جان ہو تم
میری چاہت سمجھ نہ پاؤ
کب اتنے نادان ہو تم؟
میں تو یہ بھی جان نہ پائی
مشکل ہو؟ آسان ہو تم؟
دل مندر میں پوجا تم کو
نازش کے بھگوان ہو تم

نبیلہ نازش راؤ اوکاڑہ

☆☆☆☆☆

لفظوں کے خول

دو دیوانے

چاہت پہننے والے

کیا جیون سمجھیں گے

ایک سزا تو نہیں؟

ہم دونوں میں طے ہوا تھا

غم نہ کسی کو بتلائیں گے

اپنے خوں سے دیپ جلائیں گے

دنیا سے غم کو چھپائیں گے

لیکن ایسا کب ہوتا ہے

بے درد سوداگر باز نہ آئے

سودے بازی سے

میں نے اپنے لفظوں سے جو پیار کیا ہے

درد کشید آنکھوں سے کر کے

روز تماشا بننے سے بہتر ہے

خود کو پرکھ لو سحر

زمانہ رسوا کر دیتا ہے

لفظوں کو پابند نہیں

رکھ سکتی میں؟

وجیہہ سحر: جوہرہ آباد

☆☆☆☆☆

''جیون کے رستوں میں''

جیون کے رستوں میں

یادیں پیچھا کرتی ہیں

گزرے وقت سے میرا ایک اٹوٹ سا رشتہ ہے

لمحے مجھ سے مانگتے رہتے ہیں صدیوں کا قرض؟

یادیں آنسو بن کر رک سی جاتی ہیں

تنہائی میں چپکے سے سرگوشیاں کرتی ہیں!

ہنستی اور رلاتی ہیں بچھڑے ہوئے لوگوں سے

آن ملاتی ہیں برباد، دنوں کا کیسے مذاق اڑاتی ہیں؟

لوحِ دل پہ دھندلی تصویریں بناتی ہیں

جاگتی آنکھوں کو بھی خواب دکھاتی ہیں

ماضی میں گم کر جاتی ہیں! ہم کو سحر!

ہم سے چھینتی رہتی ہیں!

وجیہہ سحر: جوہر آباد

☆☆☆☆☆

''ہم تم''

یہ انجان سی راہیں

ہم تم؟ اور صدائیں

ہرجائی ہیں!

اک تصویر لگی ہے

دیکھی بھالی سی

میرے شناسا میرے

زخم نہیں؟ مجھ پر

ہنستے رہتے ہیں

خوشیاں غم

اور ہم تم!

بے نام سے

رشتے احساس کا بندھن

اشکوں کی رم جھم

اور ہم تم!

وجیہہ سحر: جوہرہ آباد

☆☆☆☆☆

آنسو جھیل

یخ بستہ ہوا میں
برف کے اونچے کوہساروں
کے دامن میں اک
ہے آنسو جھیل
جس کے سرد وجود کی
بھیگی آنکھوں میں
ٹھہرا پانی
جس کے غم کی مدت
اُس کے سرد وجود کو
پگھلانے کی ضد پہ ہے

جس میں وفا کی حرارت
تک نہ تھی
وہ آنسو جھیل
کسی کی آنکھوں میں
پانی سرد ہوئے جذبات
کیساتھ کہیں پہ شاید؟
جم سا گیا ہے

وجیہہ سحر: جوہرہ آباد

☆☆☆☆☆

''میرے ساتھ تو چل''

میرے ساتھ تو چل
میرے ہاتھ کو تھام صنم!
وحشت کے سفر میں کچھ تو کانٹے
تم بھی چنو!
میری سماعت میں لفظوں کے جلتے بجھتے انگارے؟
کیسے کرتے ہیں باتیں تم بھی سنو! یونہی نہ تم چاہت کے؟
دعوے دار بنو! تم بھی سب کچھ ہار کے اپنا! ہم کو جیتو؟
خوشیوں کی بارش میں، ہم تم!
تشنہ لب تھے کیسے؟ اس جسم جلاتے پانی میں
تم بھی ہمارے ساتھ ہی بھیگو؟
ریزہ ریزہ ہو جائے گا تیری ذات کا سارا غرور!
حال دل کی خاطر ہی سہی!
چند سطریں تو لکھتے! میرا تھام کے ہاتھ صنم!

☆☆☆☆☆

☆

یہ قصے خوابوں کے
قربت مرشد کی
اور ڈیر کتابوں کے

ایک شمع جلائی ہے
در پہ مرشد کی
جو خلقت آئی ہے

نسب انکے عالی ہیں
حیدر ہیں مرشد
آقا کربل والے ہیں

وہ عہدے وفا ٹھہرے
میرے مرشد تو
ایک محبوب خدا ٹھہرے

☆

یہ سانس ادھارے ہیں
قربتِ مرشد میں
کئی سال گزارے ہیں

سہاک ملا دیں گے
لجپال ہیں مرشد
بھاگ جگا دیں گے

وہ دریا کا پانی ہے
میرے مرشد کا
کب دنیا میں ثانی ہے

جب گھر میرے آئیں گے
اپنے مرشد کو
ہم دکھ درد سنائیں گے

☆☆☆☆☆

☆

خوشبو ہے کلیوں کی
پیر میرے آغا
میراث ہے ولیوں کی

☆

یہ رسم ادا کر دوں
اپنے مرشد کا
جند جاں فدا کر دوں

☆

بازار سے بار آئے
مرشد جب دیکھوں
میرے دل میں بہار آئے

☆

میرے دل میں بستی ہیں
ماں میرے مرشد کی
اک ارفع ہستی ہیں

☆

سونے دی زنجیر ہووے
حیدری کفن پاواں
جدوقت اخیر ہووے

☆

پاک میں ہو جاؤں
در پہ مرشد کی
گر خاک میں ہو جاؤں

☆

کدی جھوٹ نہ بولاں گے
مرشد ماہی نوں
اساں چلاں نال تولاں گے

☆

دل میں ضیاء کر دے
قربت مرشد کی
مولا مجھ کو عطا کر دے

☆☆☆☆☆

1

تمہیں معلوم ہے اکثر
جب تم روٹھ جاتے ہو
تو میرے دل کی دھڑکن
لحہ لحہ بے ترتیب ہوتی ھے
سانسوں کا تسلسل
بڑا بوجھل سا لگتا ھے
میری وارڈروب کے سا کپڑے
مجھے کفن محسوس ہوتے ہیں
میرے گلے میں پڑا پرپل نیکلس
پھانسی کا پھندا لگتا ھے
میرے ڈریسنگ ٹیبل کی پرفیومز
میرا مذاق اڑاتی ہیں
دراز میں پڑی ساری چوڑیاں
بے کار بجتی ہے
میری حالتِ زار پر سب ہی
بڑی مایوس بیٹھے ہیں

تمھیں معلوم ہے جب بھی

تم گہری نیند میں بے سُدھ

اپنے خوابوں کی وادی میں

بڑے آزاد پھرتے ہو

تو میرے سخت ہاتوں کا لمس

تمھارے چہرے کو چھوتا ھے

تمھارے آنکھیں،

تمھارے لب،

تمھاری پیشانی پر پڑے

وہ آوارہ سے بال

جنہیں مین سہلاتی رہتی ہوں

وہ چہرے کے نین نقش

وہ دائیں جانب

نچلے ہونٹ سے ذرا نیچے کا تل

یا وہ ہاتھوں کے سفید نشان

سب مجھے تمھارا دیوانہ کرتے ہیں

تمھارے قرب کی خاطر

تمھارے پیار کے واسطے

میں نے خود کو بڑے زخم دیئے ہیں

اذیت کے سبھی نشتر

وعدوں کے سبھی گُر

مجھے اب بھی نہیں آئے۔

نازسلوش ذشے

☆☆☆☆☆

-4

کوئی تو لمحہ گلاب ہو

کہ جس کی خوشبو سے

ہر ایک لمحہ میری حیات کا

مہک اٹھے یوں

کہ جس کے احساس

میرے من کو

دھوں کے جنگل سے

آزاد کردے

میری لہولہان ہتھیلیوں کو

حنا کے رنگوں سے

آباد کردے

کوئی تو ایسا در نایاب ہو

کہ جو درمیاں میں اٹکی

دکھوں کی دیوار کو

چھومنتر کردے

درمیاں کی دوریوں

اور فاصلوں کو

یوں سمیٹے کہ

پھر پاس کردے

کوئی تو ایسی کتاب ہو کہ

جس میں لکھ دوں

میں اپنے من کی ساری باتیں،

وہ اجلے دن اور کالی راتیں

وہ سارے قصے کہ جن کے بل پر

میں سر اٹھا کر کھڑی ہوں

یا وہ سارے حادثے

کہ جن کی کرچیوں نے

میرے وجود کو پامال کیا تھا
کوئی تو ایسا سراب ہو کہ
میں جس کے پیچھے بھاگوں
کوئی تو ایسی امید ہو کہ
جس کے سر میں ہر دکھ جھیلوں
کوئی تو ایسی بات ہو کہ
میں غم میں اپنے نہال کر دوں
سمو کر سارے جہاں کو دل میں
میں بہکوں اور پھر کھلکھلا کر ہنس دوں

ناز سلوش ذشے
میرپور آزاد کشمیر

☆☆☆☆☆

پھر رہا ہے جہاں لیے جگنو
اب یہاں کس طرح جیئے جگنو

میں نے مانگی تھی روشنی کی بھیک
اس نے ہاتھوں پہ رکھ دیئے جگنو

یہ ضروری نہیں کہ سب دیکھیں
اپنے ہونٹوں کو ہے سیئے جگنو

تیری دنیا میں کر دیئے ہم نے
تو نے روشن کہاں کیے جگنو

کتنے روشن ہیں شام ہی سے غزل
میرے گھر کے ہوئے دیئے جگنو

غزالہ جلیل راؤ اوکاڑہ

☆☆☆☆☆

بدلی ہے میری زیست نہ حالات ہی بدلے
بدلے تو فقط میرے خیالات ہی بدلے

فنکار اگر موج میں آجائے تو پل میں
وہ دن کو بدل دے تو کبھی رات ہی بدلے

میں شمع اٹھائے ہوئے اس آس پہ نکلی
ممکن ہے کوئی لمحہ ظلمات ہی بدلے

دنیا کی طرح خود کو بدلنا ہے مجھے بھی
اس کھیل میں چاہے مری اوقات ہی بدلے

قرطاس محبت پہ مہارت سے غزل نے
الفاظ وہ ہی رکھے سوالات ہی بدلے

غزالہ جلیل راؤ اوکاڑہ

☆☆☆☆☆

مجھے آواز تک میری سنائی کیوں نہیں دیتی
حقیقت زلیت میں تیری رکھائی کیوں نہیں دیتی

تیری آنکھیں جو رستہ دیکھتی رہتی تھیں میرا ہی
وہ ہی تصویر اب دل میں دکھائی کیوں نہیں دیتی

ہمیں عادت سی ہوئی جا رہی ہے ظلم سہنے کی
یہ دنیا ظلم کی آخری دہائی کیوں نہیں دیتی

مجھے تڑپائے رکھتی ہے ہر اک لمحہ ہر اک دھڑکن
نظر تیری میرے دل کو رہائی کیوں نہیں دیتی

سبھی مجرم سمجھتے ہیں غزالہ کو جہاں والے
میرے سچ کی یہ دنیا بھی گواہی کیوں نہیں دیتی

غزالہ جلیل داؤ اوکاڑہ

☆☆☆☆☆

عشق رگوں میں بھر دیکھا ہے
لمحہ لمحہ مر دیکھا ہے

اپنے گھر میں اکثر میں نے
تنہائی کا ڈر دیکھا ہے

ساری باتیں جھوٹ نہیں ہیں
پیار بھی میں نے کر دیکھا ہے

آیا کب وہ کام کسی کے
دل دریا ہے، پر دیکھا ہے

مکڑی جالے میرا کمرہ
تم نے ایسا گھر دیکھا ہے

میں نے خواب میں آج غزالہ
درد یہ اپنا سر دیکھا ہے

غزالہ جلیل راؤ اوکاڑہ

☆☆☆☆☆

میری خوشبو بکھرنے والی ہے
گود مٹی کی بھرنے والی ہے
یہ بھی کیا کم ہے آدمی کی نظر
آسماں پار کرنے والی ہے
جانتی ہے تو وادیٔ کشمیر
اب تیری مانگ بھرنے والی ہے
میں نے اتنا کہا سمجھ جاؤ
بات حد سے گزرنے والی ہے
سرمئی شام اور تیری یاد
جسم و جاں میں اترنے والی ہے
اب غزالہ مجھے یقین آیا
میری دنیا سنورنے والی ہے

غزالہ جلیل راؤ کی شائع شدہ کتب!

1- جانیہ اور جگنو کا آنگن

2- دیا اور جگنو

3- پیاسی آنکھوں کے گلاب

4- دل کی دہلیز پر

5- بند دروازوں پہ دستک

6- درسی

7- نیب کے سوداگر

8- کانچ کے پھول

9- لاوارث

10- محبت طاق دل پہ

11- شہر دل کے موسم

12- جگنوؤں سے بھر لیا دامن

13- انابیل

14- ناجاناتم نے جاناں

شعری انتخاب!

15- مجھے تم سے یہ کہنا ہے۔

16- بچھڑنے سے ذرا پہلے

بچوں کے لئے!

17- اپنے دیس کے سارے بچے

18- چندا ماموں

زیر طبع!

19- جیا جب دھڑکے ساون ہے

20- حرف دعا ہو جیسے

21- گردش

22- موسم کی پہلی بارش

23- شعری مجموعہ

☆☆☆☆☆

تم سے جو ملاقات ہوئی تھی
پیار کی وہ سوغات ہوئی تھی

سرگوشی میں چپکے چپکے
تیری میری بات ہوئی تھی

تتلی ، جگنو، بادل، بارش
یادوں کی بارات ہوئی تھی

اکھیاں چھم چھم برسیں ایسے
بن بادل برسات ہوئی تھی

تجھ کو پا کر تجھ کو کھونا
جیتی بازی مات ہوئی تھی

فریدہ جاوید فری لاہور

میرے ہم نوا کو خبر کرو مجھے زندگی کی نوید دے
میرے رتجگے ہیں طویل تر انہیں روشنی کی سعید دے

سرِ لوحِ شامِ فراق پھر کبھی ساتھ تیرا نصیب ہو
وہی پل ہوں جہاں سے عزیز تر جنہیں ترا قرب کشید دے

ہے سماعتوں میں سرور سا وہی لفظ ہیں ابھی گونجتے
ہے کوئی جو ماضی قریب سے مجھے بیتے لمحے خرید دے

وہ شفق شفق سا ہو سامنے اسے دیکھ لیں تو قرار ہو
سرِ خامشی ہو یوں گفتگو کہ جو زندگی کی اُمید دے

سرِ شت دل جو سحاب تھیں نہیں اب رہیں وہ محبتیں
جو تیرے حوالوں کا ناز تھے انہیں ایک موقع مزید دے

فاخرہ گل اٹلی

زندگی بھر تیرا کریں گی طواف
مری آنکھیں مری نظر یونہی
وقت اچھا ہو یا برا جاناں
تجھ کو چاہوں گا عمر بھر یونہی

علی رضا اوکاڑہ

اس جگہ کا طواف کرتی ہوں
جس جگہ پر ملا تھا ایک جگنو

غزالہ جلیل راؤ